الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۶/ فروری ۲۰۰۱ء شمارہ ۷

۲۲/ ذوالقعدہ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۶/ تبلیغ ۱۳۸۰ ہجری شمسی

اعمال کا حساب

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے۔ میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جس شخص کا نتیجہ اچھا نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ یہ اس کی اپنی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

شیطان اس آخری زمانہ میں پورے زور سے جنگ کر رہا ہے مگر آخری فتح ہماری ہی ہوگی

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری مسیح کے زمانہ میں شیطان بالکل مر جائے گا

"یاد رکھنا چاہئے کہ دجّال اصل میں شیطان کے مظہر کو کہتے ہیں جس کے معنے ہیں راہِ ہدایت سے گمراہ کرنے والا۔ لیکن آخری زمانہ کی نسبت پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس وقت شیطان کے ساتھ بہت جنگ ہونگے لیکن آخر کار شیطان مغلوب ہو جائے گا۔ گو ہر نبی کے زمانہ میں شیطان مغلوب ہوتا رہا ہے مگر وہ صرف فرضی طور پر تھا۔ حقیقی طور پر اس کا مغلوب ہونا مسیح کے ہاتھوں سے مقدر تھا اور خدا تعالیٰ نے یہاں تک غلبہ کا وعدہ دیا ہے کہ ﴿جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾(آل عمران:۵۶)۔ فرمایا ہے کہ تیرے حقیقی تابعداروں کو بھی دوسروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ غرض شیطان اس آخری زمانہ میں پورے زور سے جنگ کر رہا ہے مگر آخری فتح ہماری ہی ہوگی۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو اور تمہارے نزدیک یہ ایک معمولی سی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ مر چکے ہیں اور اس بات میں تم نے ہر طرح سے فتح بھی حاصل کر لی ہے مگر شیطان کا مرنا ابھی باقی ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس کا بہت سا تسلّط ابھی تم لوگوں پر باقی ہے۔

اکثر لوگ یہاں سے بیعت کر جاتے ہیں اور گھر میں پہنچ کر ایک خط ارتداد کا لکھ دیتے ہیں اور اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ کوئی مولوی انہیں مل جاتا ہے جو طرح طرح کی باتیں سنا کر اور ہم پر قسم قسم کے جھوٹے الزام قائم کر کے ان کو پھسلا دیتا ہے۔ اور ان لوگوں میں بھی چونکہ شیطان کا بہت سا حصہ باقی ہوتا ہے اس لئے وہ شیطان سیرت لوگوں کے پھندوں میں بہت جلد پھنس جاتے ہیں۔ چونکہ میں اپنے دعویٰ کے متعلق کتاب حقیقۃ الوحی میں بہت کچھ بیان کر چکا ہوں اور تم اس کو پڑھ بھی چکے ہو۔ اس لئے اگر میں اس کے متعلق کچھ بیان کروں تو تقریر کا سلسلہ لمبا ہو جائے گا۔ سو اس وقت تم لوگوں کو شیطان کی وفات کا مسئلہ یاد کر لینا چاہئے۔ حضرت عیسیٰ کی جو ایک فرضی حیات مانی ہوئی تھی اس کو مارنے میں تو تم لوگ کامیاب ہو گئے ہو مگر شیطان کا مارنا ابھی باقی ہے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا مارنا صرف اسی قدر نہیں ہے کہ صرف زبان سے ہی کہہ دیا جائے کہ شیطان مر گیا ہے اور وہ مر جاوے۔ بلکہ تم لوگوں کو عملی طور پر دکھانا چاہئے کہ شیطان مر گیا ہے۔ شیطان کی موت قال سے نہیں بلکہ حال سے ظاہر کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری مسیح کے زمانہ میں شیطان بالکل مر جائے گا۔ گو شیطان ہر ایک انسان کے ساتھ ہوتا ہے مگر ہمارے نبی کریم ﷺ کا شیطان مسلمان ہو گیا تھا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس زمانہ میں شیطان کی بالکل بیخ کنی کر دی جائے گی۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ شیطان لَاحَوْل سے بھاگتا ہے۔ مگر وہ ایسا سادہ لوح نہیں کہ صرف زبانی طور پر لاحول کہنے سے بھاگ جائے۔ اس طرح سے تو خواہ سو دفعہ لَاحَوْل پڑھا جاوے وہ نہیں بھاگے گا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس کے ذرہ ذرہ میں لَاحَوْل سرایت کر جاتا ہے اور جو ہر وقت خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور استعانت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس سے ہی فیض حاصل کرتے رہتے ہیں وہ شیطان سے بچائے جاتے ہیں اور وہی لوگ ہوتے ہیں جو فلاح پانے والے ہوتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۔۶۱ مطبوعہ لندن)

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے بہترین ہیں

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ بھلی بات کرے یا چپ رہے

چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں اور ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲/ فروری ۲۰۰۱ء)

لندن (۲/ فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ نوح کی آیات ۲۵۔۲۶ کی تلاوت کی اور ان کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج کے خطبہ کا موضوع اخلاق حسنہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں مگر جب ان کو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو ہر شخص خود معلوم کر سکتا ہے کہ میرے اعمال دکھاوے کے لئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بداخلاق شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تنبیہ ہے کہ وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بہت سی احادیث نبوی پڑھ کر سنائیں جن میں خصوصیت سے زبان کی حفاظت کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر صبح جسم کے اعضاء زبان سے کہتے ہیں کہ اگر تو درست رہی تو ہم بھی درست رہیں گے۔ اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

ایک موقعہ پر ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑوں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تو یہ کہہ کہ میرا رب اللہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بظاہر یہ آسان سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن جب انسان کو کوئی مشکل پڑے، کسی کا مال کھانا ہو، کسی سے بددیانتی کرنی ہو، کسی کا ورثہ کا حق مارنا ہو تو اس وقت جھوٹ اس کا ربّ بن جاتا ہے۔ اس لئے جب رَبِّیَ اللّٰه کہے تو واقعی رَبِّیَ اللّٰه ہو۔

ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابن آدم کی

ہر بات اس کے خلاف ہوتی ہے سوائے اَمَر بِالْمَعْرُوف اور نَہِی عَنِ الْمُنْکَر اور ذکرِ الٰہی کے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ اَمَر بِالْمَعْرُوف اور نَہِی عَنِ الْمُنْکَر سے اس لئے رک جاتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے اعمال اتنے اعلیٰ نہیں کہ ہم دوسروں کو کسی بات کا حکم دیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے ارشاد کے مطابق جب وہ کسی کو برائی سے روکیں گے تو انہیں اپنی برائی نظر آنی شروع ہو جائے گی۔ اور جب نیک بات کا حکم دیں گے تو ان کا اپنا اعمال نامہ سامنے ہو گا اور پھر رفتہ رفتہ انہیں بھی وہ نیک کام کرنے کی توفیق ملنی شروع ہو جائے گی۔

حضور اکرم ﷺ نے زبان کی حفاظت سے متعلق تاکید میں یہ بھی فرمایا کہ کسی افواہ کو سن کر بغیر تحقیق کے آگے نہ اچھال دیا کرو۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو روک کر رکھو اور چاہئے کہ تمہارا گھر تمہارے لئے کفایت کرے اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ اسی طرح آپؐ کا ارشاد ہے کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو اور دل سیدھا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان بھی درست نہ ہو۔ اور جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہو سکتا جس کے پڑوسی اس کے دکھ اور شر سے محفوظ نہ رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دیکھا گیا ہے کہ بسا اوقات غیر احمدی لوگوں نے امانتیں رکھوانی ہوں تو اپنے مولوی کے پاس نہیں رکھواتے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کا مولوی بد دیانت ہے۔ چنانچہ جب امانت رکھوانی ہو تو احمدیوں کے پاس رکھواتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ بھلی بات کرے یا چپ رہے۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فحش اور بد کلامی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے بہترین ہیں۔

احادیث نبویہ کے ذکر کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات اس موضوع پر بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں اور ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔

عرب ممالک میں احمدیت کا نور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"میں ۱۹۳۸ء میں ولایت سے واپس آتے ہوئے وہاں ٹھہرا تھا۔ جاتی دفعہ تو صرف ایک دن کے لئے ٹھہرا تھا لیکن واپسی پر چند ہفتے ٹھہرا تھا۔ وہاں بعض وکیل اور اچھے پڑھے لکھے لوگ احمدی تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم نے کوئی دلیل نہیں دیکھی۔ ہمارے سامنے جس وقت ریویو آف ریلیجنز یا کسی اور ذریعہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر آئی تو ہم ایمان لے آئے۔ ہم نے سمجھا کہ اس تفسیر کے بعد کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں۔ جس قوم کو اور جس جماعت کو اور جس جماعت کے امام کو اللہ تعالیٰ نے یہ علم قرآن بخشا ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ میں جب وہاں گیا ہوں شاید ابو العطاء صاحب بھی وہاں تھے۔ اس وقت تفسیر کبیر ابھی پوری چھپی نہیں تھی لیکن ایک حصے کی طباعت ہو چکی تھی اس میں مقطعات کی تفسیر آچکی تھی۔ میں نے اس کے کھلے کاغذ بغیر جلد کے اپنے ساتھ لے لئے تھے تاکہ جتنی یہ چھپی ہے اسے میں وہاں پڑھتا رہوں گا اور اس سے میں فائدہ اٹھاؤں گا۔ میرا وہاں ایک دو دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا وہاں میں نے اپنے دوستوں سے اس بارہ میں ذکر کیا اور اس تفسیر کی خوبیاں زبانی بتائیں۔ چنانچہ ایک دوست جو (اب تو فوت ہو چکے ہیں) بڑے مخلص تھے، بہت اچھی عربی جانتے تھے اور بڑا اچھا ترجمہ کر سکتے تھے وہ مجھ سے کہنے لگے کہ یہ تو نہیں ہو سکتا آپ ایک دو دن قیام کرنے کے بعد چلے جائیں اور ہم مقطعات کی اس تفسیر سے محروم رہ جائیں اس لئے ہم اس کا ترجمہ کر لیتے ہیں، آپ وقت دیں۔ چنانچہ یہ حصہ تفسیر بھی اچھا خاصہ لمبا ہے۔ ہم صبح بیٹھ گئے اور دن بھر کام کرتے رہے۔ میں اس تفسیر کا ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں ترجمہ کرتا تھا اور وہ میرے بولنے پر عربی میں ترجمہ کرتے جاتے تھے اور میں تو ان کو دیکھ کر حیران ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اردو بھی جانتے ہیں تب ہی تو اتنا صحیح ترجمہ کر رہے ہیں۔ اگلے روز بھی وہ اسی جوش میں بیٹھے رہے۔ اس روز شاید جمعہ تھا میں نے جمعہ کی نماز بھی وہیں ادا کی۔ غرض دو دن میں انہوں نے مقطعات کی ساری تفسیر سیکھ لی۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اور تو اور خود عربوں کو بھی عشقِ قرآن احمدیت کے ذریعہ نصیب ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کا اگر ایک حصہ اس عشق قرآن سے محروم ہو جائے اور ہم ان کی تربیت میں غفلت برتیں تو پھر ہمارے نظام اور ہمارے عہدیداروں کا اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں ہو سکتا"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے دس جلدوں میں طبع شدہ ہے۔ اس کی تین جلدیں عربی زبان میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ احباب کو چاہئے کہ وہ عربوں میں دعوت الی اللہ کے لئے ان سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتب آپ اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

انتخاب از منظوم کلام
سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیونکر ہو شکر تیرا ، تیرا ہے جو ہے میرا
تونے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

ہو شکر تیرا کیونکر اے میرے بندہ پرور
تو نے مجھے دئے ہیں یہ تین تیرے چاکر
تیرا ہوں میں سراسر تُو میرا ربِّ اکبر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

ہے آج ختم قرآں نکلے ہیں دل کے ارماں
تُونے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قرباں
اے میرے ربِّ محسن کیونکر ہو شکرِ احساں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

سب کام تو بنائے لڑکے بھی تجھ سے پائے
سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے
تُونے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں
یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غُلامِ دَر ہیں
تو سچے وعدوں والا ، منکر کہاں کدھر ہیں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

کر ان کو نیک قسمت ، دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزّت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رُتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تُو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں ، رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ

(چوہدری حمید اللہ ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(دوسری قسط)

جماعت احمدیہ اور نظام شوریٰ

(۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (بعدہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں:

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہم امور میں صائب الرائے احباب سے مشورہ لینے کی سنت پر ہمیشہ کاربند رہے اور وقتاً فوقتاً عندالضرورت کبھی انفرادی طور پر اور کبھی اجتماعی طور پر احباب جماعت سے مشورہ لینے کا انتظام فرمایا۔ اجتماعی مشورہ کی ایک اہم مثال ۱۸۹۱ء میں ہمارے سامنے آتی ہے جب کہ دسمبر میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ جماعت کی تعداد اس وقت اتنی قلیل تھی کہ جلسہ کے موقع پر صرف ۷۵ زائرین شامل ہوئے۔ اس قلیل تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلسہ اور مشاورت کا الگ انتظام کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی جلسہ سالانہ سے مشاورت کا کام بھی لیا اور جماعت احمدیہ کی اس پہلی مجلس مشاورت میں جو تجویز پیش کی گئی وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت ظاہر ہونے والے نشانات کا ریکارڈ محفوظ کرنے کی خاطر ایک......انجمن بنائی جائے......یہ تجویز بالاتفاق اس ترمیم کے ساتھ منظور ہوئی کہ فی الحال حضرت مسیح موعودؑ کے رسالہ 'آسمانی فیصلہ' کو جس میں یہ تجویز موجود ہے شائع کر دیا جائے"۔

(سوانح فضل عمر جلد ۲ صفحہ ۱۷۵)

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ کا جو نظام جماعت احمدیہ میں اس طریق پر رائج ہے جو آج کل ہم دیکھ رہے ہیں ۔ اس کا آغاز دراصل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۲ء میں کیا۔ ۱۹۲۲ء میں پہلی بار باقاعدہ ایک انسٹی ٹیوشن کے طور پر مجلس شوریٰ وجود میں آئی اور بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ بحیثیت انسٹی ٹیوشن اس کا وجود میں آنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ مالی معاملات ایسی نوعیت اختیار کر رہے تھے کہ جس کے نتیجے میں محض اتفاقاً کبھی اس سے مشورہ کر لینا کافی نہیں تھا بلکہ ساری جماعت کو جو چندہ دہندہ ہے اس کو اعتماد میں لینا اور ان امور پر فیصلوں میں ان کا مشورہ طلب کرنا ضروری تھا۔ اور یہی مجلس شوریٰ ہے جو برکت پا کر پھولتی پھلتی رہی اور اب خدا کے فضل سے بہت سے دنیا کے ممالک میں بعینہٖ اسی مجلس شوریٰ کے نمونے قائم ہو چکے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍مارچ ۱۹۹۵ء)

۱۹۲۲ء سے شروع ہو کر موجودہ صورت میں مجلس مشاورت پہلے قادیان میں، پھر ربوہ میں اور ۱۹۸۵ء سے لندن میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ۹؍ستمبر ۱۹۹۲ء کو برسلز میں منعقدہ بلجیم کی مجلس شوریٰ سے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ کا نظام جماعت کی زندگی کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آج سے آٹھ دس سال پہلے مجلس شوریٰ کا نظام مرکزی طور پر جماعت میں تو قائم تھا اور وہیں بین الاقوامی مجلس شوریٰ کا بھی جلسے کے بعد انعقاد کر دیا جایا کرتا تھا۔ یا مجلس شوریٰ میں بین الاقوامی تجاویز آجایا کرتی تھیں۔ لیکن ہر ملک کی مجلس شوریٰ کا پہلے رواج نہیں تھا۔ تو مَیں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ **قرآن کریم نے مجلس شوریٰ پر غیر معمولی زور دیا ہے اور اسلامی نظام خلافت کے بعد یہ سب سے زیادہ اہم ادارہ ہے جس سے جماعت کی تربیت ہوتی ہے** اسے ہر ملک میں جاری کرنے کا فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جب سے یورپ اور مغرب اور افریقہ اور بعض دیگر مشرقی ممالک میں شوریٰ کا نظام جاری کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ غیر معمولی طور پر جماعت میں صحت اور توانائی کے آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ بہت سے فوائد کے علاوہ ایک تو مجلس شوریٰ میں شامل ہونے سے نظام جماعت کی ذمہ داری کے ساتھ براہ راست وابستہ ہونے کی توفیق ملتی ہے۔ ہر ممبر جو مجلس شوریٰ کا ممبر بن کر تجاویز پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ میں شمولیت کرتا ہے اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک بہت اہم ادارہ ہے جس میں اس نے حصہ ڈالا ہے اور اس کے ذریعہ ساری جماعت کی نمائندگی ہو جاتی ہے"۔

(خطاب فرمودہ ۹؍ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز بلجیم (قلمی) برموقعہ شوریٰ)

(۴)

"مجالس شوریٰ خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کیونکہ **خلافت اور شوریٰ یہ دو مضامین ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دینی نظام کی جان ان دو چیزوں میں ہے۔** اس پہلو سے مَیں نے تمام دنیا میں مجالس شوریٰ کے انعقاد پر زور دیا اور کوشش کر رہا ہوں کہ ان کے اوپر نظر بھی رکھوں۔ اور اگر کہیں غلطیاں ہو رہی ہیں تو اپنے سامنے ان کی اصلاح کر دوں تاکہ آئندہ صدی میں ہماری طرف سے کوئی غلط روایات آگے نہ پہنچ جائیں۔ اور جہاں **تک مجلس شوریٰ کی روایات کا تعلق ہے یہ حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ایک بڑے لمبے دور پر پھیلی پڑی ہیں اور بہت ہی قیمتی روایات ہیں۔** ان سے آشنائی کے بعد مجلس شوریٰ کا جو تصور دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے اور ذہن پر نقش ہوتا ہے اس تصور کو مَیں نے ان مجالس شوریٰ میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰؍اپریل ۱۹۹۳ء بمقام لندن)

(۵)

جرمنی کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۸؍اپریل ۱۹۹۵ء کے آغاز والے دن خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"جرمنی کی جماعت کو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ نظام کے لحاظ سے یہ معاملہ بہت سدھر چکا ہے اور اپنی بلوغت کو پہنچ گیا ہے۔ لوگ سمجھ چکے ہیں کہ کس حد تک مجلس شوریٰ میں شامل ممبران کو آزادی ہے، کس حد تک خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ شریعت ان کے ہاتھ روکتی ہے کہ آگے نہیں بڑھنا، ان کی زبان پر قدغن لگاتی ہے کہ اس سے آگے نہ بڑھو۔ یہ جو امور ہیں ظاہری نظم و ضبط کے، اس لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب معاملہ پوری طرح نظم و ضبط کے دائرے میں آچکا ہے اور سب لوگ سمجھ گئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے حقوق کا پتہ ہے، ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا پتہ ہے"۔ (خطبہ فرمودہ ۲۸؍اپریل ۱۹۹۵ء)

(۶)

اسی خطبہ کے شروع میں فرمایا:

"اگر شوریٰ کے نظام کو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ جاری کر دیں۔ اس میں جتنے بھی تقویٰ سے ہٹے ہوئے رجحانات داخل ہونے کا امکان ہے ان رجحانات کے راستے بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت بہت تیزی سے ترقی کرے گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸؍اپریل ۱۹۹۵ء)

(۷)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۹۴ء میں فرمایا:

"تاریخی لحاظ سے ایک بہت ہی دلچسپ حوالہ ہے۔ کس طرح مجلس شوریٰ کا ارتقاء ہوا ہے۔ **کس طرح مجلس شوریٰ میں خلافت اور جماعت اسی طرح ہم آہنگ ہو جاتی ہے جیسے روز مرہ کے کاموں میں ویسے ہی** ہم آہنگ ہے اور دو الگ الگ وجود نہیں رہتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"سو میں سے صرف ایک دفعہ مجھے اپنے طور پر فیصلہ کرنا پڑتا ہے ورنہ ننانوے دفعہ میں فیصلہ اس طرح کرتا ہوں کہ کچھ اس کی رائے میں سے لیا اور کچھ اس کی رائے میں سے اور ایک نتیجہ پیدا کر لیا۔ اگر عوام کو مجلس مشاورت میں شامل نہ کرتے تو وہ بھی صرف اپنے گھر کی ضروریات کے متعلق ہی اپنے دماغوں سے کام لینے کے عادی ہوتے"۔

"لیکن جب ہم نے ان کو اپنی مشاورت میں شامل کر لیا تو اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کے دماغ ترقی کر گئے۔ چنانچہ ان کی آراء کے ٹکڑے ٹکڑے مل کر ایک مکمل سکیم بن جاتی ہے جو جماعت کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوتی ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ ۱۸۲۔۱۸۳)

پس اسی طریق کو تمام مجالس شوریٰ عالمگیر میں جاری رکھنا چاہئے اور اس کی حفاظت کرنی چاہئے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹؍اپریل ۱۹۹۴ء)

(۸)

نیز فرمایا: "پس میں امید رکھتا ہوں کہ تمام دنیا میں مجالس شوریٰ انہی نصیحتوں کو پیش نظر رکھ کر جاری رہیں گی اور جاری کی جائیں گی۔ اور اعلیٰ اخلاق کی حفاظت کی جائے گی۔ کوئی بات اس طریقے پر نہیں کی جائے گی جس میں کسی قسم کا تلخی کا یا اپنے بھائی کی دل آزاری کا عنصر ہو۔ اور اگر کوئی سادگی یا نادانی یا ناتجربہ کاری سے ایسی بات کر دیتا ہے تو حوصلے کے ساتھ سن کر اسے سمجھانے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ جواباً آپ بھی پتھر پر پتھر ماریں اور سارا ماحول پراگندہ ہو جائے۔ پس میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ جو بہت ہی عظیم الشان نظام شوریٰ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دوبارہ ہمیں عطا کیا ہے یہ اتنا قیمتی نظام ہے کہ اس کی خاطر ہر بڑی سے بڑی قربانی بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹؍اپریل ۱۹۹۴ء)

☆......☆......☆......☆

(۹)

۱۹۶۷ء کی مجلس مشاورت میں ایک سب کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے "مجلس شوریٰ" پر ایک نوٹ لکھا جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے درست قرار دیتے ہوئے اختتامی خطاب میں پڑھ کر سنایا۔ وہ نوٹ حسب ذیل ہے:۔

"تمام جماعتوں اور افراد پر اچھی طرح واضح رہے کہ مشورہ لینے کا حق نبی یا امام وقت کو دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ﴿شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ فرمایا ہے۔ امام جس طریق پر اور جن

افراد سے مشورہ لینا پسند کرے اس کا اسے ازرُوئے شریعت اختیار ہے۔ جماعتوں اور افراد کا یہ حق نہیں کہ کسی خاص طریق پر مشورہ دینے کا مطالبہ کریں۔ مجلس شوریٰ کو خلیفۂ وقت بلاتے ہیں اور اس بارہ میں انہیں پورا اختیار ہے کہ جس طریق پر اور جن افراد سے اور جتنی تعداد سے مشورہ لینا چاہیں مشورہ لے سکتے ہیں۔ یہ وضاحت کرنا اس لئے ضروری سمجھا گیا تا کسی نئے احمدی کے ذہن میں مغربی طرز فکر کے ماتحت پارلیمنٹوں کے طریق پر نمائندگی کے حق کا سوال پیدا نہ ہو"۔

(رپورٹ شوریٰ ۱۹۶۷ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۳۴۴)

☆......☆......☆......☆

(۱۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کو جماعت کے لئے "بنیادی پتھر" قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"میری نظر آئندہ پر ہے کہ ہم آئندہ کے لئے بنیادیں رکھیں۔ جس کی نظر وسیع نہیں اسے تکلیف نظر آ رہی ہے مگر اس کی آئندہ نسل ان لوگوں پر جو بنیادیں رکھیں گے درود پڑھیں گی...... وہ زمانہ آئے گا جب خدا تعالیٰ ثابت کر دے گا کہ اس جماعت کے لئے یہ کام بنیادی پتھر ہے"۔

(مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء)

(۱۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ساری دنیا کی پارلیمنٹوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کو جو بلند مرتبہ حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"آج بے شک ہماری مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ اس پر فخر کرتا۔ اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء)

(۱۲)

خلافت اولیٰ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس مشاورت کا انداز۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اجازت سے:

"۱۹۱۰ء میں جلسہ سالانہ مارچ میں ہوا۔ اس موقعہ پر احمدیہ کانفرنس کے نام سے مجلس مشاورت ہوئی۔ اس کانفرنس کے پریذیڈنٹ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بالاتفاق مقرر ہوئے۔ اور بعض مضامین پر ایک دلچسپ مباحثہ ہوا جس سے معلوم ہوا کہ قومی کاموں سے دلچسپی کا مذاق بڑھ رہا ہے"۔

(الحکم ۲۸؍مارچ /۷؍اپریل ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۴)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

مجلس انصار اللہ امریکہ کی مطبوعات

(سید ساجد احمد۔ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ امریکہ)

مجلس انصار اللہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ ملکی ضروریات کے موافق وقتاً فوقتاً مطبوعات کا اہتمام کرتی رہی ہے جن میں مستقل شائع ہونے والے رسائل، کتب اور پوسٹر شامل ہیں۔ ان مطبوعات کا بنیادی مقصد تبلیغ، تعلیم اور تربیت ہے۔

مجلس انصار اللہ دو مستقل مطبوعات شائع کرتی ہے۔ ماہنامہ "انصار اللہ" اور سہ ماہی "النحل"۔

ماہنامہ انصار اللہ مجلس انصار اللہ امریکہ کی خبروں، اعلانات اور رپورٹوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ملک بھر کے سب انصار کو مفت بھیجا جاتا ہے۔ یہ ماہنامہ عموماً چار بڑے صفحات پر مشتمل ہوتا ہے اور انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے۔

سہ ماہی **النحل** بھی انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے۔ جو ۲۴ یا اس سے زائد صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ایک مقبول موضوع جو النحل میں شامل ہوتا ہے "میں نے اسلام کیسے قبول کیا" ہے جو نو مسلم اپنے قبول اسلام کے سلسلہ میں تحریر کرتے ہیں اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ رسالہ امریکہ کے سب انصار کو بلا معاوضہ مہیا کیا جاتا ہے۔ دیگر احباب دس ڈالر سالانہ پر حاصل کر سکتے ہیں۔ بیرون ملک کے احباب کے لئے زر سالانہ پندرہ ڈالر ہے۔ احمدیہ اور دیگر لائبریریاں یہ رسالہ حاصل کرنے کے لئے درخواست کر سکتی ہیں۔ اسی طرح بیرونی مجالس انصار اللہ بھی یہ رسالہ بلا معاوضہ حاصل کرنے کی درخواست کر سکتی ہیں۔

جرمنی میں پہلی بار
محکمہ تعلیم کے سند یافتہ
اردو جرمن ترجمان
اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جرمنی میں مرکزی محکمہ تعلیم کے اعلیٰ سطحی امتحان میں شاندار کامیابی کے بعد پہلی بار قانونی تحفظات کے ساتھ ترجمانی کی سہولت میسر آ چکی ہے۔ ہر قسم کی سرکاری، غیر سرکاری یا نجی دستاویزات کے نہایت اعلیٰ معیاری اور عمدہ اردو جرمن ترجمہ کے لئے رابطہ فرمائیں۔
Rehan Rashid
Staatlich geprüfter und
allgemein ermächtigter Übersetzer
Tel. 06134-53693, 0173-8054416

نماز کا پوسٹر

نماز مومن کا معراج اور اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ مجلس انصار اللہ امریکہ نے اس سلسلہ میں ایک ۱۸×۲۴ انچ کا ایک پوسٹر شائع کیا ہے۔ پوسٹر موٹے کاغذ پر شائع کیا گیا ہے تاکہ اسے دیوار پر فریم کے بغیر یا فریم کے ساتھ آویزاں کیا جا سکے۔ پوسٹر میں نماز کے الفاظ عربی میں دئے گئے ہیں اور پھر ان کو انگریزی میں پڑھنے کا طریق بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی ان کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ تین مختلف رنگوں میں چھاپے گئے ہیں۔ نماز کے الفاظ کے ساتھ نماز کے مختلف ارکان کو ادا کرنے کا طریق رنگین تصویروں سے دکھایا گیا ہے۔ یہ پوسٹر امریکہ میں دو ڈالر فی پوسٹر مہیا ہے۔ یہ پوسٹر جماعت کے سب چھوٹوں بڑوں کے لئے نماز سیکھنے میں مددگار ہے اور غیر از جماعت دوستوں کو تحفہ میں دیا جا سکتا ہے۔

احادیث کا مجموعہ

ارشادات نبوی ﷺ ہر مسلمان کے لئے مشعل راہ ہیں اور غیر مسلموں کو آپ کا پیارا چہرہ دکھاتے ہیں۔ مجلس انصار اللہ امریکہ نے احادیث پر مشتمل کتاب "Words of Wisdom" شائع کی ہے۔ یہ احادیث روز مرہ معاملات سے تعلق رکھتی ہیں۔ عربی زبان میں حدیث کے الفاظ کے ساتھ اُردو اور انگریزی ترجمہ اور حدیث کے عربی الفاظ کو پڑھنے کا طریقہ انگریزی میں درج کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں حدیث کا تعارف اور جمع کرنے والوں کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں آنحضرت ﷺ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات تاریخ وار جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا افتتاحیہ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا پہلا اور آخری سرورق مسجد نبوی کی رنگین تصادیر سے مزین ہے۔ یہ کتاب اعلیٰ سفید کاغذ پر شائع کی گئی ہے اور پانچ ڈالر میں مل سکتی ہے۔ ہر مسلمان کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے عمدہ کتاب ہے۔ مسلم اور غیر مسلم دوستوں کو تحفہ کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔

Synopsis of Preaching

جماعت احمدیہ کے اراکین کی تبلیغی تعلیم و تربیت کے لئے مجلس انصار اللہ نے ایک کتاب Synopsis of Preaching شائع کی ہے۔ یہ کتاب مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مرحوم کی تحریر فرمودہ ہے اور اس میں مسلمانوں اور عیسائیوں سے متعلقہ اختلافی مسائل کا ذکر ہے۔ یہ کتاب ۱۶۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آخر پر مذہب کی ضرورت پر علمی مضمون شامل ہے۔ یہ کتاب انگریزی میں ہے اور امریکہ میں دو ڈالرز میں مہیا ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں سے مذہبی گفتگو کے سلسلہ میں یہ کتاب بہت مفید ہے۔ ہر مسئلہ پر متعدد مستند حوالے مہیا کئے گئے ہیں۔

Razzaq & Farida

جماعت احمدیہ امریکہ کے معروف رکن مکرم ڈاکٹر یوسف لطیف صاحب کی تحریر کردہ کتاب Razzaq & Farida مجلس انصار اللہ امریکہ نے بچوں کی تربیت کے لئے عمدہ سفید کاغذ پر شائع کی ہے۔ کہانی کے ہر دوسرے صفحہ پر بچوں کے ہاتھ کی بنائی ہوئی رنگین تصاویر ہیں۔ کہانی آسان انگریزی زبان میں عمدہ پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔ نہ صرف اپنے بچوں کے لئے بلکہ اپنے عزیزوں، جاننے والوں اور دوستوں کے بچوں کے لئے بھی مناسب تحفہ ہے۔ یہ کتاب ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈیڑھ ڈالر میں مل سکتی ہے۔

شرائط بیعت

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دس شرائط بیعت کو ہمیشہ مدنظر رکھے اور ان کی پابندی کرنا اپنی زندگی بھر کا مطمح نظر بنائے۔ احباب جماعت کو دس شرائط بیعت مہیا کرنے کے لئے مجلس انصار اللہ امریکہ نے انہیں انگریزی زبان میں جیبی سائز میں شائع کیا ہے۔ انہیں حسب ضرورت مجلس انصار اللہ امریکہ سے بلا معاوضہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ شرائط دیدہ زیب انداز سے عمدہ کاغذ پر رنگین حاشیئے کے ساتھ شائع کی گئی ہیں۔

النحل کے خصوصی نمبرز

پچھلے چند سالوں میں مجلس انصار اللہ امریکہ نے النحل کے کئی خصوصی نمبر شائع کئے ہیں جن میں سے دو کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

براعظم امریکہ میں جماعت کے پہلے مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات پر مشتمل خصوصی شمارے میں بہت ساری یادگاری تصاویر اور واقعات جمع کر دئے گئے ہیں۔ اس شمارے کی کاپیاں دو ڈالر فی رسالہ کے حساب سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ رسالہ ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اور انگریزی زبان میں ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم عالم اسلام کے مایہ ناز سائنسدان تھے۔ ان کے اپنے اور ان کے متعلق دوسروں کے متعدد مضامین پر مشتمل خصوصی نمبر میں ان کی بہت ساری یادگاری تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ جن میں سے بہت ساری رنگین تصاویر ہیں۔ اس شمارے میں ان کے بارہ میں ان کے بہن بھائیوں اور جاننے والوں کے مضامین اور ان کے اعزاء کے تاثرات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ دو صد سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ انگریزی زبان میں ہے اور تین ڈالر میں مل سکتا ہے۔

مندرجہ بالا مطبوعات درج ذیل پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ لائبریریوں اور تبلیغی مراکز کو نمونے کی کاپیاں بلا معاوضہ بھی مہیا کی جا سکتی ہیں۔

Ansar Publications
Masjid Bait ur Rahman
1500 Good Hope Road
Silver Spring MD 20905
U.S.A

خطبہ جمعہ

پاکستان میں موجودہ حکومت کے دور میں احمدیوں پر ظلم پہلے سے بڑھ گیا ہے

مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

جس نے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے خلاف بددعا کی اس نے گویا اپنا بدلہ لے لیا

(احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو مکمل شفا عطا فرمائے)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مورخہ ۱۲ر جنوری ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۲ر صلح ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿لَايُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ . وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا. اِنْ تُبْدُوا خَيْراً اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ . فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا﴾۔

(سورۃ النساء: آیات ۱۴۹۔۱۵۰)

اللہ سر عام بری بات کہنا پسند نہیں کرتا مگر وہ مستثنیٰ ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپائے رکھو یا کسی برائی سے چشم پوشی کرو تو یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

اسی آیت کے تعلق میں پہلی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بندہ پر ظلم کرنے والے کے خلاف بددعا کی تو اس نے گویا اپنا بدلہ لے لیا۔

اس لئے جماعت کو مَیں تاکید کیا کرتا ہوں کہ پاکستان میں ظلم کرنے والوں کو بے شک اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً کی بددعا دیا کریں۔ کیونکہ اب یہ بالکل قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں ہے۔ یہ ہرگز ناجائز بددعا نہیں ہے۔ جتنا ظلم اس وقت پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہا ہے اور جب سے پرویز مشرف آئے ہیں اس وقت سے جس قدر ظلم بڑھ گیا ہے اس کی پہلے اس سے کوئی مثال نہیں ملتی۔

ایک حدیث ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه تَعَالیٰ عَنْهُ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا عَنْهُمَا کہنا چاہئے کیونکہ حضرت عباس بھی اور ان کے بیٹے بھی دونوں صحابی تھے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذؓ بن جبل کو یمن کا والی بنا کر روانہ فرمایا تو کہا: مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ اس میں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

ایک اور حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

یہ صدقہ کے تعلق میں قصور معاف کر دینے کا ذکر کیا چل پڑا ہے۔ اصل میں قصور معاف کر دینا بھی اللہ کے نزدیک اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کا قصور معاف کر دیا جائے یعنی معافی کے لائق قصور اگر معاف کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ ہی ٹھہرتا ہے۔

اب مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات آپ کو سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"پس مومنوں کو بھی دو ہی قسم کی زندگی بسر کرنے کا حکم ہے۔ ﴿سِرًّا وَعَلَانِيَةً﴾ (سورۃ ابراہیم آیت ۳۲) بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ وہ اعلانیہ کی جاویں اور اس سے غرض یہ ہے کہ تا اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی کریں۔ جماعت نماز اعلانیہ ہی ہے (یعنی باجماعت نماز علانیہ ہی ہے) اور دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی پڑھیں اور سرّاً اس لئے کہ یہ مخلصین کی نشانی ہے جیسے تہجد کی نماز۔ یہاں تک بھی سرّاً نیکی کرنے والے کرتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے خیرات کرے اور دوسرے کو علم نہ ہو اس سے بڑھ کر اخلاص مند ملنا مشکل ہے"۔

یہ جو محاورہ ہے کہ ایک ہاتھ سے نیکی کرے دوسرے کو علم نہ ہو، مطلب یہ ہے کہ مخفی نیکی کرے ورنہ ایک ہاتھ سے بھی کام کرو تو دماغ تو دونوں ہاتھوں کے اوپر حاوی ہوتا ہے۔ دوسرے ہاتھ کو بھی علم تو ہو ہی جاتا ہے۔ مگر یہ اردو محاورہ ہے کہ اتنی مخفی نیکی کرے کہ گویا صرف ایک ہاتھ نیکی کرے تو دوسرے کو کچھ پتہ نہ چلے۔

"یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ایک انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے"۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر تم دشمن سے بدلہ نہ لو اور اسے خدا کے حوالے کر دو تو وہ خود نپٹ لیوے گا۔ دیکھو ایک بچے کے دشمن کا مقابلہ ماں باپ کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح جو خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گر جاتا ہے خدا خود اس کی رعایت کرتا ہے اور اسے ضرر دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے"۔

پھر ایک اور جگہ "جنگ مقدس" میں حضور لکھتے ہیں:

"اصل بات تو یہ ہے کہ بدی کا عوض اسی قدر بدی ہے جو پہنچی ہو"۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے انصاف، جو قرآن کریم میں ہمیں سکھایا گیا ہے اس کا کمال ہے کہ بدی کا بدلہ لیتے وقت انصاف سے کام لینا۔ عموماً بدی کا بدلہ لیتے وقت لوگ کچھ زیادتی کر جاتے ہیں۔ غصہ میں آکر جتنا کسی نے مارا اس سے زیادہ مار دیتے ہیں اب یہ عام طبعی بات ہے تو قرآن کریم نے مومن کو احتیاط سکھائی ہے کہ جب تم بدی کا بدلہ لو تو اس سے بڑھ کر نہیں لینا ورنہ تم بھی ظالم بن جاؤ گے۔

"لیکن جو شخص عفو کرے اور عفو کا نتیجہ کوئی اصلاح ہو، نہ کہ فساد یعنی عفو اپنے محل پر ہو نہ غیر محل پر پس یہ سب سے بہتر ہے"۔ اب بدی کا بدلہ اتنا لینا جتنا بدی ہو اور اگر عفو کر دو تو وہ اس سے بھی بہتر ہے یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں اس شان سے نظر نہیں آتی۔ صرف قرآن کریم نے مومنوں کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔ "پس اجر اس کا اللہ پر ہے"۔ یعنی جو تم عفو کرو گے اور اس کے بعد نیکی کا سلوک کرو گے تو اس کا بدلہ اللہ پر ہوگا۔ لیکن

قرآن کریم میں ایک آیت میں یہ بھی وضاحت موجود ہے کہ عفو اس وقت کرو جب عفو سے اصلاح ممکن ہو۔ مَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ ۔ لیکن اگر عفو کے نتیجہ میں اصلاح نہ ہو بلکہ بغاوت بڑھے تو یہ نیکی نہیں ہے۔

پس قرآن کریم ایک مکمل تعلیم ہے ۔ ایک شعشہ بھی اس کا اِدھر اُدھر نہیں کیا جاسکتا۔ اب وہ مائیں جو اپنے بچوں کو ہر بات پر معاف کر دیتی ہیں وہ بڑے ہو کے ظالم اور سفاک نکلتے ہیں اور اپنے جرم لے کے گلیوں میں پھرتے ہیں۔ اور جو بچے کو اس وقت معاف کرتی ہیں جب بچے کے دل میں نرمی پیدا ہو اور ماں باپ سے تعلق بڑھے اور ان کی عزت زیادہ ہو تو اس معاف کرنے میں ہرگز کوئی گناہ نہیں بلکہ یہ نیکی ہے۔ پس معافی کے ساتھ بھی یہ شرط ہے کہ مجرم کی حوصلہ افزائی نہ ہو بلکہ اس شرط پر معاف کیا جائے کہ مجرم کی حوصلہ شکنی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھئے اس سے بہتر اور کون سی تعلیم ہوگی کہ عفو کی جگہ عفو اور انتقام کی جگہ انتقام رکھا جائے"۔

خطبہ کے اختتام پر حضور نے فرمایا :اب تو میں خطبات مختصر ہی دیتا ہوں کیونکہ جو مجھے دوائیاں مل رہی ہیں اس سے ٹانگوں میں کچھ تھوڑی سی لڑکھڑاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اب تو میں اللہ کے فضل سے چل کے آیا ہوں اور کار پر آنے کی ضرورت نہیں پڑی، کوئی لڑکھڑاہٹ نہیں تھی لیکن اس کے لئے قوت ارادی استعمال کرنی پڑتی ہے ازخود نہیں لڑکھڑاہٹ قابو آتی ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ دعائیں جاری رکھیں کیونکہ علاج ابھی لمبا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل شفا عطا فرمائے تو پھر میں ہر نماز پہ آپ کے سامنے آجایا کروں۔

بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) میں پہلے انٹرنیشنل بُک فیئر میں

جماعت احمدیہ کا سٹال

(رپورٹ: اکبر احمد طاہر ۔ مبلغ سلسلہ)

بورکینا فاسو کے دارالحکومت واگاڈوگو میں منسٹری آف کلچر کے زیر انتظام پہلا بک فیئر ۲۱؍ تا ۲۵؍ نومبر ۲۰۰۰ء منعقد ہوا جس میں بورکینا فاسو کے علاوہ دیگر ہمسایہ ممالک اور فرانس نے بھی اپنے اسٹال لگائے۔ الحمد للہ کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کو بھی جماعتی کتب کا اسٹال لگانے کا موقع ملا۔ بک اسٹال کو بہت خوبصورت انداز میں سجایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قد آور تصویر نمایاں کر کے لگائی گئی جو کہ مین گیٹ سے داخل ہوتے ہی نظر آتی تھی۔ نیز خلفاء کرام کے دورہ جات کی مختلف تصاویر اور مختلف ممالک کی مساجد احمدیہ کی دیدہ زیب تصاویر سے اسٹال کو مزین کیا گیا۔ دُور سے دیکھنے سے ہی سٹال دلکش نظر آتا تھا۔ جماعت احمدیہ کا اسٹال سب سے منفرد اور خوبصورت تھا۔ اسٹال پر جماعتی لٹریچر، قرآن کریم کے مختلف زبانوں کے تراجم، مختلف زبانوں میں ترجمہ شدہ لٹریچر، فرنچ، عربی اور انگریزی زبان میں شائع شدہ جماعتی کتب بھی نمائش کے لئے رکھی گئیں۔

اسٹال پر ٹی وی کا بھی انتظام کیا گیا جہاں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات کی مختلف کیسٹس اور یسرنا القرآن کی کیسٹس لگائی جاتی رہیں جو کہ آنے والوں کی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔

اس بک فیئر کا افتتاح بورکینا فاسو کے نئے وزیر اعظم نے کیا۔ افتتاح کے بعد انہوں نے سٹالز کا معائنہ کیا ۔ دوران معائنہ وہ وزیر ثقافت اور دیگر حکومتی نمائندگان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے سٹال پر بھی تشریف لائے جہاں مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو نے قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ اور حضور انور ایدہ اللہ کی کتاب "Islam's responce to Contemporary Issues" کا فرنچ ترجمہ پیش کیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔ فرانس کے سفیر مقیم بورکینا فاسو بھی سٹال پر تشریف لائے جنہیں حضور انور ایدہ اللہ کی مذکورہ کتاب تحفۃً دی گئی۔ علاوہ ازیں ہمسایہ ملک آئیوری کوسٹ کے سفیر بھی سٹال پر تشریف لائے جنہیں قرآن کریم کا فرنچ ترجمہ تحفۃً پیش کیا گیا۔

اس بک فیئر کو دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں ملکی اور غیر ملکی تشریف لائے۔ چونکہ یہ پہلا بک فیئر تھا اس لئے شروع ہونے سے قبل بھی اس کی خوب تشہیر کی گئی تھی اور بعد میں بھی اس کے مناظر متعدد بار نیشنل ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔ جماعت احمدیہ کا سٹال نمایاں طور پر ٹی وی پر دکھایا گیا۔

اس بک فیئر میں عیسائی تنظیموں کی طرف سے تین اسٹال لگائے گئے تھے جبکہ اسلام کی نمائندگی صرف جماعت احمدیہ کو کرنے کی توفیق نصیب ہوئی جس کا پڑھے لکھے مسلمان طبقہ پر اچھا اثر ہوا اور انہوں نے اس کو بہت سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

اس موقع پر دعوت الی اللہ کا بھی خوب موقع ملا ۔ مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں سے بھی دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ جماعت کی طرف سے نئے سال کا نہایت خوبصورت جیبی کیلنڈر چھپوایا گیا جو کہ سٹال پر آنے والوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ نیز جماعتی لٹریچر بھی بکثرت تقسیم کیا گیا۔

الحمد للہ کہ جماعتی تبلیغ اور کتب کی نمائش کے ساتھ ساتھ کتب فروخت بھی ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔

انٹرنیشنل بک فیئر کے موقعہ پر نیشنل ٹیلیویژن کا نمائندہ جماعت احمدیہ کے سٹال پر انٹرویو لے رہا ہے

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں
(کلام محمود)

انٹرنیشنل بک فیئر پر جماعت احمدیہ کے اسٹال کے دو مناظر

”وہ جلد جلد بڑھے گا“

(پیشگوئی مصلح موعود)

(عبدالسمیع خان)

پیشگوئی مصلح موعود میں غیر معمولی صفات کے حامل فرزند کی پچاس سے زائد علامات اور امتیازی خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ ”وہ جلد جلد بڑھے گا“۔

اس کثیر المعانی جملہ کا ایک واضح اور متبادرالذہن مفہوم یہ ہے کہ اس کی ترقی کی رفتار غیر معمولی طور پر تیز ہوگی اور اس کی عمر کے ہر حصے سے مطابقت رکھنے والے دوسرے لوگ جن روحانی منازل پر ہوں گے وہ پسر موعود ان سے ہر لحاظ سے اور ہر میدان میں معجزانہ طور پر آگے ہوگا۔ جن مقامات کو عام انسان مدتوں کی ریاضتوں کے بعد حاصل کرتے ہیں انہیں وہ موعود بڑی جلدی جلدی حاصل کرے گا جس کے لازمی نتیجہ کے طور پر وہ سب سے نمایاں، سب سے قدآور اور سب سے بلند تر نظر آئے گا۔

یہ علامت بھی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، مصلح موعودؓ میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ ظاہری وسائل کے لحاظ سے آپ اپنے آغاز سے ہی دوسرے ہم عمروں اور ہم عصروں کے مقابل پر سب سے زیادہ تہی دامن تھے اور تمام روکیں موجود تھیں جو کسی بھی شخص کے بڑا بننے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں مگر خدا کا فضل اور اس کی رحمت آپ کے شامل حال تھی۔ آپ کے عظیم والد کی پُرسوز اور دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعائیں آپ کے ساتھ تھیں۔ ان کی تریاقی صحبت آپ کو میسر تھی۔ انہی روحانی ہتھیاروں نے آپ کی راہ میں حائل ہونے والے ہر سنگ گراں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خدا کے قول کو سچا کر دکھایا اور اس نشان کو لافانی عظمت عطا کی۔

آپ کی ۷۷ سالہ زندگی میں ہر رہگزر پر، ہر موڑ پر، ہر سنگ میل پر بلکہ ہر قدم پر اس ربانی کلام کے نظارے جلوے دکھاتے ہیں جن کا تذکرہ بہت طویل اور ضخیم کتابوں کا متقاضی ہے۔ مگر اس مضمون میں خصوصاً آپ کے دورِ خلافت سے پہلے کی زندگی زیر بحث ہوگی جو بعد کی رفیع الشان فتوحات کی تمہید اور پیش خیمہ تھی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ اتفاقاً آپ کی جو کھلائی مقرر کی گئی وہ شدید امراض میں مبتلا تھی اور اس کے سات آٹھ بچے سِل اور دِق سے مر چکے تھے۔ اس عورت نے آپ کے والدین سے اجازت لئے بغیر آپ کو دودھ پلا دیا اور اس طرح سِل اور دق اور خنازیر کے جراثیم آپ کے اندر چلے گئے۔ اس کے نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ خود فرماتے ہیں:

”جب وہ (یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب) دو سال کا ہوا تو پہلے اسے کھانسی ہوئی اور پھر وہ شدید خنازیر میں مبتلا ہو گیا اور کئی سال تک مدقوق و مسلول رہا۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ایک بہت بڑا نشان ظاہر کرنا تھا۔ اس لئے خدا نے اس کو بچا لیا۔ لیکن خنازیر کا مرض برابر اسے رہا۔ بلکہ بعض دفعہ خنازیر کی گلٹیاں پھول کر گیند کے برابر ہو جاتیں اور مسلسل بارہ تیرہ سال تک ایسا ہی ہوتا رہا۔ ڈاکٹر اور طبیب مختلف ادویہ کی اسے مالش کراتے اور کھانے کے لئے بھی کئی قسم کی دوائیں دیتے۔ جب وہ لڑکا جوان ہوا تو اس بیماری نے دوسری شکل اختیار کر لی اور اسے سات آٹھ مہینے متواتر بخار آتا رہا۔ اطباء کہتے تھے کہ اس کا بچنا مخدوش ہے اور اب شاید ہی یہ جانبر ہو سکے .... اس وجہ سے وہ مدرسے میں بھی پڑھ نہیں سکتا تھا۔ جب وہ مدرسے جاتا تو چونکہ اس کی آنکھوں میں ککرے تھے اس لئے وہ بورڈ کی طرف نہیں دیکھ سکتا تھا“۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹؍فروری ۱۹۵۷ء)

اس پس منظر میں اب آپ اس بچے کا جلدی جلدی بڑھنا مشاہدہ کریں تو خدا تعالیٰ کی حیرت انگیز قدرتوں کا ایک جہان سامنے آجاتا ہے۔

تعلق باللہ

مذہب کی بنیاد ہستی باری تعالیٰ کا عقیدہ اور مذہب کا مقصود اس ذات کو پا لینا ہے۔ ہزاروں لاکھوں انسان ہیں جو مذہبی کہلاتے ہوئے بھی خدا پر ایمان تو رکھتے ہیں، یقین نہیں رکھتے اور سماعی ایمان میں ہی زندگی گزار دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو ۱۱ سال کی عمر میں اپنے رب کا عرفان اور اس پر کامل یقین نصیب ہو گیا تھا۔ فرماتے ہیں:

”جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں؟ اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے؟ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچے کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان، علمی ایمان میں تبدیل ہو گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا......... مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں خدایا تیری ذات کے متعلق مجھ کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اس وقت میں بچہ تھا اب مجھے زائد تجربہ ہے۔ اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو“۔ (ہفت روزہ الحکم قادیان ۲۸؍دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۹)

نماز پر دوام

نماز وصول الی اللہ کی راہ اور روحانیت کا معیار ہے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے اس منزل کو پا لیا اور خدا سے کبھی نماز نہ چھوڑنے کا عہد کیا اور آخری لمحہ تک اس پر کاربند رہے۔ فرماتے ہیں:

”۱۹۰۰ء میرے قلب کو دینی احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا۔ اس وقت گیارہ سال کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبّہ لایا تھا۔ میں نے آپ سے یہ جبّہ لے لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے۔ میں اسے پہن نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے .... جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جبّہ پہن لیا تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کر دی اور میں اس میں خوب رویا، خوب رویا، خوب رویا اور اقرار کیا کہ کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا! اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے ابھی باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم میں کیوں رویا۔ فلسفی کہے گا اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ مذہبی کہے گا تقویٰ کا جذبہ تھا مگر میں جس سے یہ واقعہ گزرا کہتا ہوں مجھے معلوم نہیں میں کیوں رویا؟ ہاں یہ یاد ہے کہ اس وقت میں اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ پھر کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا اور وہ رونا کیسا بابرکت ہوا اور وہ افسردگی کیسی راحت بن گئی۔ جب اس کا خیال کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ وہ آنسو ہسٹیریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے۔ پھر کیا تھے؟ میرا خیال ہے وہ شمس روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھے۔ اگر یہ نہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ پھر وہ کیا تھے؟“۔

(ہفت روزہ الحکم ۲۸؍دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۹)

دعاؤں میں انہماک

آپ کے متعلق حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے تھے:

”نمازوں میں اکثر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جامع مسجد میں جاتے اور خطبہ سنتے۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے جب آپ کی عمر دس سال کے قریب ہوگی آپ مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے اور پھر سجدہ میں بہت رو رہے تھے“۔(روزنامہ الفضل ۲۰؍جنوری ۱۹۲۸ء)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ جو بچپن میں آپ کے استاد تھے فرماتے ہیں:

”ایک دن کچھ بارش ہو رہی تھی مگر زیادہ نہ تھی۔ بندہ وقت مقررہ پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیڑھیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نے دروازہ کھولا۔ بندہ اندر آکر برآمدہ میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ آپ کمرہ میں تشریف لے گئے۔ میں نے سمجھا کہ کتاب لے کر باہر برآمدہ میں تشریف لائیں گے مگر جب آپ کے باہر تشریف لانے میں کچھ دیر ہو گئی تو میں نے اندر کی طرف دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آپ فرش پر سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ آج بارش کی وجہ سے شاید آپ سمجھتے تھے کہ میں حاضر نہیں ہونگا۔ اور جب میں آ گیا ہوں تو آپ کے دل میں خاکسار کے لئے دعا کی تحریک ہوئی ہے اور آپ بندہ کے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ آپ بہت دیر تک سجدہ میں پڑے رہے اور دعا فرماتے رہے“۔(روزنامہ الفضل ۵؍نومبر ۱۹۳۸ء)

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظؓ کا بیان ہے:

”ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یاالٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ "میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا"۔

(روزنامہ الفضل ۱۶/فروری ۱۹۶۸ء)

۱۹۱۲ء میں آپ نے حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ حدیث نبوی میں ہے کہ خانہ کعبہ کو پہلی دفعہ دیکھ کر جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ آپ نے یہ دعا کی:

"یااللہ! اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقع ملا ہے۔ پس میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے کہ اِس کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا وہ قبول ہو گی۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں"۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۵۰)

فرشتوں سے تعلق

پندرہ برس کی عمر میں ۱۹۰۵ء میں آپ کو پہلا الہام ہوا جو عربی زبان میں تھا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: "وہ لوگ جو تیرے متبع ہیں وہ تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔

اس کے علاوہ کثرت کے ساتھ آپ کو رؤیائے صالحہ دکھائی جاتی تھیں جو اپنے مضمون اور بشارات میں بہت اعلیٰ پائے کی ہیں۔ بچپن میں آپ کے استاد حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ نے ایک دفعہ آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کو بھی کوئی الہام ہوتا ہے یا خوابیں آتی ہیں؟ تو فرمایا:

"خوابیں تو بہت آتی ہیں اور میں ایک خواب تو قریباً روز ہی دیکھتا ہوں اور جونہی میں تکیہ پر سر رکھتا ہوں اس وقت سے لے کر صبح کو اٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جا کر حریف کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا ہے کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے کوئی چیز نہیں پائی تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بنا کر اس کے ذریعے پار ہو کر حملہ آور ہو گیا ہوں"۔

پندرہ سال کی عمر میں آپ کو دی جانے والی خبریں کیسی عظیم الشان اور سچائی سے معمور تھیں۔ ۱۹۰۷ء میں آپ کو ایک فرشتہ نے رؤیا میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ فرماتے ہیں:

"یہ رؤیا اصل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل اور دماغ میں قرآنی علوم کا خزانہ رکھ دیا"۔

(الموعود صفحہ ۸۵)

علم قرآن

جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء پر حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ نے پہلی پبلک تقریر فرمائی۔ یہ پرمعارف تقریر جو آپ نے صرف سترہ برس کی عمر میں فرمائی تھی ردِ شرک میں تھی۔ اور "چشمۂ توحید" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ تقریر کیا ہے نکات اور حقائق قرآنی کا ایک خزانہ ہے۔ پہلے حصہ میں آپ نے عیسائیت کے زوال اور دین کی ترقی کی خبر دی۔ تقریر کے دوسرے حصہ میں آپ نے سورۃ لقمان کے رکوع ثانی کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ اس پہلی تقریر کے وقت آپ کی کیفیت قابل شنید ہے:۔

"اب میں خود اس تقریر کو پڑھ کر حیران ہو جاتا ہوں کہ وہ باتیں کس طرح میرے منہ سے نکلیں اور اگر اب بھی وہ باتیں بیان کروں تو یہی سمجھوں گا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے سمجھائی ہیں"۔

اس دور کی ایک دوسری یادگار تقریر وہ ہے؛ جو آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جلسہ سالانہ پر کی۔ اس تقریر کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرز تقریر حضرت مسیح موعودؑ کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی یاد تازہ ہو گئی اور جب تقریر ختم ہو چکی تو حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ "میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی"۔

(روزنامہ الفضل ۵/نومبر ۱۹۳۸ء)

یہ واقعہ آپ کے علم قرآن کے علاوہ آپ کی زبردست قوت بیانیہ اور فن تقریر میں درک پر بھی گہری روشنی ڈالتا ہے۔ آپ کو خدا نے سلطان البیان بنایا تھا۔

فروری ۱۹۱۰ء سے آپ نے قرآن کریم کا درس دینا شروع کر دیا۔ ۱۹۱۳ء میں آپ دن میں دو دفعہ یعنی فجر اور ظہر کی نمازوں کے بعد درس دینے لگے۔ مکرم محمد ایوب صاحب کو چند روز اس درس میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ وہ لکھتے ہیں:

"اس قلیل عرصہ میں مجھ پر حضور کے عشق قرآن کریم، طہارت و تقویٰ، تعلق باللہ، اجابت دعا اور مطہر زندگی کا گہرا اثر ہوا جو کہ باوجود مرور زمانہ کے دل سے ہرگز دور نہیں ہوا"۔

(الفضل ۳/دسمبر ۱۹۳۸ء)

حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان

آپ فرماتے ہیں:

"جب سے ہوش سنبھالا حضرت مسیح موعودؑ پر کامل یقین اور ایمان تھا"۔

(روزنامہ الفضل ۷/مارچ ۱۹۳۰ء)

"۱۸۹۸ء میں مَیں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں بیعت کی۔ گو بوجہ احمدیت کی پیدائش کے میں پیدائش سے ہی احمدی تھا مگر یہ بیعت گویا میرے احساس قلبی کے دریا کے اندر حرکت پیدا کرنے کی علامت تھی"۔ (ہفت روزہ الحکم قادیان ۔ ۲۸/دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۹)

مگر یہ بیعت اور ایمان بھی محض سماعی نہ تھا بلکہ پورے یقین اور وثوق کے ساتھ تھا۔ فرماتے ہیں:

"میں علمی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتیٰ کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا"۔ (۶/جون ۱۹۲۴ء)

اس کی تفصیل آپ یوں بیان فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہو گا۔ انسان انسانوں پر نگاہ رکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو یہ کام کرنے والا موجود تھا یہ تو اب فوت ہو گیا۔ اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟ جب........ اس طرح بعض اور لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دئے اور میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہو گا تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت انیس (۱۹) سال کا تھا مگر میں نے اس جگہ حضرت مسیح موعودؑ کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ: اے خدا میں تجھ کو حاضر و ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ تُو نے نازل فرمایا ہے اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔

انسانی زندگی میں کئی گھڑیاں آتی ہیں۔ سستی کی بھی، چستی کی بھی، علم کی بھی، جہالت کی بھی، اطاعت کی بھی، غفلت کی بھی۔ مگر آج تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ میری گھڑی ایسی چستی کی گھڑی تھی کہ میرے جسم کا ہر ذرہ اس عہد میں شریک تھا اور اس وقت میں یقین کرتا تھا کہ دنیا اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ مل کر بھی میرے اس عہد اور اس ارادہ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ شاید اگر دنیا میری باتوں کو سنتی تو وہ ان کو پاگل کی بڑ قرار دیتی بلکہ شاید کیا، یقیناً وہ اسے جنون اور پاگل پن سمجھتی۔ مگر میں اپنے نفس میں اس عہد کو سب سے بڑی ذمہ داری اور سب سے بڑا فرض سمجھتا تھا اور اس عہد کے کرتے وقت میرا دل یہ یقین رکھتا تھا کہ میں اس عہد کے کرنے میں اپنی طاقت سے بڑھ کر کوئی وعدہ نہیں کر رہا بلکہ خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں مجھے دی ہیں انہیں کے مطابق اور مناسب حال یہ وعدہ ہے"۔

(روزنامہ الفضل ۲۱/جون ۱۹۴۴ء)

دعوت الی اللہ کا شوق

آپ فرماتے ہیں:

"میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا اور اس تبلیغ سے ایسا انس رہا کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہو.......... پھر اتنا ہو، اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں .... چونکہ مجھے تبلیغ کے لئے خاص دلچسپی رہی ہے، اس دلچسپی کے ساتھ عجیب عجیب ولولے اور جوش پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس ...... عشق نے عجیب عجیب ترکیبیں میرے دماغ میں پیدا کی ہیں۔ ایک بار خیال آیا کہ جس طرح پر اشتہاری تاجر اخبارات میں اپنا اشتہار دیتے ہیں میں بھی اخبارات میں ایک اشتہار تبلیغ سلسلہ کا دوں اور اس کی اجرت دے دوں تاکہ ایک خاص عرصہ تک وہ اشتہار چھپتا رہے۔ مثلاً یہی اشتہار کے مسیح موعود آ گیا۔ بڑی موٹی قلم سے اس عنوان سے ایک اشتہار چھپتا رہے۔ غرض میں اس جوش اور عشق کا نقشہ ان الفاظ میں نہیں کھینچ سکتا جو اس مقصد کے لئے مجھے دیا گیا ہے"۔ (منصب خلافت صفحہ ۲۲،۱۶)

انجمن ہمدردانِ دین

۱۸۹۷ء میں جبکہ آپ کی عمر آٹھ نو سال کی تھی، قادیان کے احمدی نوجوانوں کی ایک انجمن ہمدردان اسلام قائم ہوئی جس کے سرپرست حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ بھیروی تھے۔ اور اس کے سات ممبران میں سے ایک سرگرم ممبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمودؓ احمد تھے۔ یہ انجمن دراصل آپ کی ہی تحریک، خواہش اور آرزو پر قائم ہوئی تھی۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ فرماتے ہیں:

"ہماری انجمن میں ایک مرتبہ سیدنا حضرت

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT

نور الدینؓ شریک تھے۔ ہمارے آقائے نامدار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے نور نظر، لخت جگر نے ...... تقریر فرمائی۔ تقریر کیا تھی علم و معرفت کا دریا اور روحانیت کا ایک سمندر تھا۔ تقریر کے خاتمہ پر حضرت مولانا نور الدینؓ کھڑے ہوئے اور آپ نے ...... آپ کی تقریر کی بیحد تعریف کی۔ قوت بیان اور روانی کی داد دی، نکات قرآنی اور لطیف استدلال پر بڑے تپاک اور محبت سے مرحبا، جزاک اللہ کہتے ہوئے دعائیں دیتے نہایت اکرام کے ساتھ گھر تک آپ کے ساتھ آکر رخصت فرمایا"۔

۱۸۹۹ء میں آپ اس انجمن کے صدر منتخب ہوئے۔

انجمن تشحیذ الاذھان

۱۹۰۰ء میں آپ نے ایک نئی انجمن کی بنیاد رکھی جس کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے تشحیذ الاذہان رکھا۔ اس مجلس کی غرض وغایت یہ تھی کہ نوجوانان احمدیت کو دعوت الی اللہ کے لئے تیار کرے۔ انجمن کے تحت ایک مجلس ارشاد بھی قائم کی گئی جس کا مقصود داعیان الی اللہ کی فوج میں بھرتی ہونے والے نوجوانوں کو علمی ہتھیار چلانے میں مشاق بنانا تھا۔ یعنی تحریر و تقریر میں کمال حاصل کرنا۔

۱۹۰۵ء میں ایک واقعہ نے اس جذبہ دعوت الی اللہ پر جلتی پر تیل کا کام دیا۔

ایک تغیر عظیم

۱۹۰۰ء کی طرح آپ کی زندگی میں ۱۹۰۵ء کو بھی ایک خاص مقام حاصل ہے جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی وفات نے آپ کے اندر ایک عظیم تغیر پیدا کیا۔ یہ اکتوبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے۔ فرماتے ہیں:

"جونہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہو گیا۔ وہ آواز ایک بجلی تھی جو میرے جسم کے اندر سے گزر گئی ...... مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات نے میری زندگی کے ایک نئے دور کو شروع کیا۔ اسی دن سے میری طبیعت میں دین کے کاموں اور سلسلہ کی ضروریات میں دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوئی اور وہ بیج بڑھتا ہی گیا۔ سچ یہی ہے کہ کوئی دنیاوی سبب حضرت استاذی المکرم مولوی نور الدین صاحبؓ کی زندگی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات سے زیادہ میری زندگی میں تغیر پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات پر مجھے یوں معلوم ہوا گویا ان کی روح مجھ پر آن پڑی"۔

(ہفت روزہ الحکم قادیان ۲۸؍دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضرت مولوی صاحبؓ تقریر و تحریر دونوں کے دھنی تھے اور واقعۃً یہ دونوں صفات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے رگ و پے میں رچ بس گئیں اور خوب خوب جلوہ گری کی۔

رسالہ تشحیذ الاذھان

مارچ ۱۹۰۶ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی ادارت میں رسالہ تشحیذ الاذہان نکلنا شروع ہوا جس نے صحافت احمدیت میں ایک جدید طرز کی بنیاد رکھی۔ اس نے دین کا درد رکھنے والے نوجوانوں میں خدمتِ دین اور اشاعتِ حق کی ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ نے اس رسالہ میں ابتداء ہی سے بعض مستقل عنوان قائم کر دئے۔ یہ رسالہ دراصل انجمن تشحیذ الاذہان کا آرگن تھا۔ اور یہ نام حضرت مسیح موعودؑ نے رکھا تھا۔

تشحیذ کے پہلے شمارہ میں آپ نے ۱۴ صفحات کا ایک انٹروڈکشن لکھا جسے پڑھ کر مولانا نور الدینؓ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور مبارکباد دی۔ نیز خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو خصوصیت سے اسے پڑھنے کی ہدایت کی۔ مولوی محمد علی صاحب نے ریویو آف ریلیجنز اردو میں اس پر ریویو کیا اور مضمون کا آخری حصہ درج کر کے لکھا:

"اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر ۱۸ سال کی ہے اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادیٔ خیال ان کے دلوں میں ہو گا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے ایک خارق عادت بات ہے"۔ (تاریخ احمدیت جلدنمبر ۵ صفحہ ۷۳)

انجمن تشحیذ الاذہان اور اس کا رسالہ ایک ایسا چھوٹا سا کارخانہ تھا جس میں اعلیٰ پائے کے مضمون نگار تیار ہونے تھے۔ اور سلسلہ کی آئندہ علمی ضروریات کے لئے قلمکاروں کی ایک کھیپ اس جرنیل صفت وجود نے تیار کر دی جنہوں نے آپ کے شانہ بشانہ اور قدم قدم چل کر علمی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ اس میں چھپنے والے بعض مضامین اتنے بلند پایہ تھے کہ غیر از جماعت اخبارات نے بھی ان کو سراہا اور اپنے صفحات کی زینت بنایا۔ چنانچہ اخبار "وکیل" امرتسر نے حضور کا مضمون "کیا تلوار کے زور سے اسلام پھیلا ہے" پورے کا پورا اپنے ایک پرچہ میں نقل کیا۔ تشحیذ میں آپ نے اسلام پر اعتراض کرنے والے کئی لوگوں کو دندان شکن جواب دیا۔

آپ ہی کی تحریک پر انجمن تشحیذ الاذہان نے قادیان میں پہلی لائبریری قائم کی جو بڑی عمدگی، سنجیدگی اور منصوبہ بندی کے ساتھ سلسلہ کی ضروریات پوری کرتی رہی۔

(سوانح فضل عمر صفحہ ۲۲۷)

انجمن انصار اللہ

۱۹۱۱ء کے اوائل میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین صاحبؓ کی اجازت سے تبلیغ و دعوت الی اللہ کی غرض سے ایک انجمن انصار اللہ قائم فرمائی جس کے ممبران کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا کچھ نہ کچھ حصہ لازماً دیں اور لوگوں کے لئے پاک نمونہ بنیں۔ اس انجمن کی بنا آپ نے ایک رؤیا کی وجہ سے رکھی تھی جس میں جماعت کے بہت سے احباب شامل ہوئے۔ اس انجمن نے جماعت میں داعیان الی اللہ کی ایک جمعیت تیار کر دی جس نے آئندہ چل کر جماعت احمدیہ کی ترقی اور اشاعت میں بھاری حصہ لیا۔ ۱۹۱۳ء میں جب حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو لندن میں بطور مبلغ سلسلہ بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا تو رقم کی نایابی کی وجہ سے معاملہ ملتوی ہوتا نظر آیا تب اس انجمن کا صدر محمود آگے بڑھا اور اس انجمن نے رقم جمع کر کے حضرت چوہدری صاحب کو لندن بھجوایا۔

جنوری ۱۹۱۴ء میں آپ نے حضور کی اجازت سے پرسوز دعاؤں کے ساتھ ہندوستان بھر میں تبلیغ دین کے لئے ایک سکیم تیار کی جس کے بعض حصے یہ تھے:۔

(۱)...... ہندوستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں خاص طور پر جلسے کئے جائیں۔

(۲)...... مختلف مقامات میں واعظ مقرر کئے جائیں۔

(۳)...... ہر زبان میں ٹریکٹ شائع ہوں۔

(۴)...... مناسب مقامات پر سکول کھولے جائیں۔

قوتِ تحریر

تشحیذ الاذہان میں چھپنے والے آپ کے بلند پایہ مضامین اور ان کے متعلق اپنوں اور غیروں کے تاثرات کا ذکر گزر چکا ہے۔ آپ کو تو خدا نے سلطان القلم کا مثیل بنانا تھا۔ چنانچہ آپ کی پہلی تصنیف "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی جبکہ آپ کی عمر صرف ۱۹ سال کی تھی اور اس میں آپ نے ان مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کے مفصل اور مدلل جواب دئے جو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات سے متعلق کئے تھے۔

جون ۱۹۱۳ء میں آپ نے قادیان سے ایک نیا اخبار "الفضل" جاری کیا جو سلسلہ کی ایک لمبی تاریخ کا رازدان ہے۔

شعر و سخن

۱۹۰۳ء میں آپ نے شعر و سخن کی دنیا میں قدم رکھا۔ ابتداءً آپ شاد تخلص فرماتے تھے۔ آپ کا عارفانہ کلام پہلی مرتبہ مئی ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا۔ اپنی شاعری کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"میرے اشعار میں سے ایک کافی حصہ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک چوتھائی یا ایک ثلث حصہ ایسا نکلے گا جو درحقیقت قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر ہے یا حدیثوں کی تفسیر ہے۔...... اسی طرح کئی تصوف کی باتیں ہیں جن کو ایک چھوٹے سے نکتہ میں حل کیا گیا ہے"۔

(روزنامہ الفضل ۲۵؍اکتوبر ۱۹۵۵ء)

سلسلہ کے انتظامی امور میں شرکت

جنوری ۱۹۰۶ء میں جب نظام وصیت کا نظم و نسق چلانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو بھی مجلس معتمدین کے ارکان میں بطور ممبر نامزد فرمایا۔ اس حیثیت سے ابتدائی دور میں آپ کا ایک تاریخ ساز کارنامہ مدرسہ احمدیہ کو کلی تباہی سے محفوظ رکھنا ہے۔ جب انجمن کے بعض سرکردہ ممبروں (جو بعد میں لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے) کی خوشنما تقریروں کے نتیجہ میں جماعت مدرسہ احمدیہ کو بند کرنے پر آمادہ نظر آرہی تھی۔ اس وقت حضور کی ایک بے پناہ جذباتی مگر مدلل تقریر نے جماعت کے دل پھیر دئے اور یہی مدرسہ احمدیہ ہے جو جماعت کی علمی اور تربیتی درسگاہ ہے اور آج جامعہ احمدیہ کے نام سے مصروف عمل ہے۔

۱۹۱۰ء میں حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ نے مدرسہ احمدیہ کی نگرانی آپ کو سونپ دی۔ اور آپ نے بڑے انہماک اور محنت اور حکمت اور دعاؤں کے ساتھ اس کا معیار بہت بلند کیا۔

۲۴؍جولائی ۱۹۱۰ء کو حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے سفر ملتان کے دوران آپ کو پہلی دفعہ امیر مقامی مقرر فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے عہد خلافت کے آخری ایام میں آپ نے نظام قدرت ثانیہ کے قیام اور استحکام کے لئے زبردست جدوجہد فرمائی جو اپنی ذات میں ایک تفصیلی مضمون ہے۔ حضور کے ارشاد پر نمازوں وغیرہ کی امامت وغیرہ کے فرائض بھی آپ ہی سرانجام دیتے رہے۔ ۱۳؍مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زندگی کا آخری جمعہ پڑھایا اور اگلے دن ۱۴؍مارچ ۱۹۱۴ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۲۵ سال کی عمر میں منصب خلافت پر فائز کر دیا۔ یہ اس جماعت کی امامت تھی جس نے دور آخر میں اوّلین کی یاد تازہ کرنی ہے۔ جس نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانا ہے جس نے

بیلا بوتیک پر پھر سے

گرینڈ سیل —— گرینڈ سیل —— گرینڈ سیل

۲۹؍جنوری سے ۱۴؍فروری تک

ہر طرح کے ملبوسات پر 30% سے 60% تک رعایت

نیز بے شمار نئے، سستے، ان سلے تھری پیس سوٹ

ضرورت درزی:۔ فرانکفورٹ میں ایک ماہر درزی کی ضرورت ہے جو ہر طرح کے زنانہ کپڑے سینے جانتا ہو

Tel: 069-24279400 E-mail: BELAboutique@aol.com

Kaiser Str. 64 - Laden 29

Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے پیدل فاصلے پر

خدا کی توحید دنیا میں قائم کرنی ہے۔ آپ جب خلیفہ بنے تو آپ سے بہت بڑی عمر کے لوگ موجود تھے جو بظاہر زیادہ عالم اور منتظم تھے مگر خدا کی نظرِ انتخاب نے آپ کو چن لیا اور پورے باون سال تک آپ کے جلد جلد بڑھنے کا دنیا نے ایک حیرت انگیز مشاہدہ کیا۔

یہاں آپ کے متعلق یہ خدائی بشارت پورا ہونے کے ضمن میں دو شہادتیں درج کرنی مقصود ہیں۔ یہ ان لوگوں کی گواہیاں ہیں جو بچپن سے آپ کو دیکھتے چلے آرہے تھے۔

دو شہادتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیرویؓ کی بیماری کے ایام میں مولانا محمد احسن صاحب امروہی بھی خطبات پڑھتے رہے۔ آپ نے ایک خطبہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کو جو پورے ہو چکے تھے پیش کرنے کے بعد فرمایا:

"پس جبکہ صدہا یہ الہام زور شور سے پورے ہوئے تو جو الہام ذریّت طیبہ کے لئے ہیں کیا وہ پورے نہ ہونگے۔ ضرور پورے ہونگے۔ کَلَّا وَ حَاشَا اَیُّھَا الْاَحْبَاب ان الہامات پر بھی کامل ایمان ہونا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ نُؤمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ کی وعید میں کوئی آجائے۔ نعوذ باللہ خصوصاً ایسی حالت میں کہ آثار ان الہامات کے پورے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری کل جماعت کے وہ (یعنی سیدنا محمودؓ) امام ہیں۔ اور انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں تھی اور میں نے تو ارہاص کے طور پر سب ارشاد مشاہدہ کئے ہیں۔ اس لئے میں مان چکا ہوں کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے"۔ (حیات نورالدین صفحہ ۴۹۲)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں:

"حضور کا سارا بڑھنا اور پھولنا اور بابرگ و بار ہونا میری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ آپ ایک نازک پتیوں والے چھوٹے پودے کی طرح تھے جبکہ میں نے پہلی دفعہ حضور کو دیکھا اور یہ پودا میرے دیکھتے دیکھتے جلد جلد بڑھا اور پھول پھل لایا اور وہ حیرت انگیز ترقی کی جس کو دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتیں اور عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی قابل انشا پرداز ہوتا تو وہ شاید اس حیرت انگیز ترقی کا نقشہ کھینچنے کی کچھ کوشش کرتا لیکن میں تو اس سے زیادہ نہیں کر سکتا کہ اس بات کی شہادت دوں کہ جو کچھ خداتعالیٰ کے پاک کلام میں آپ کی نسبت پہلے سے خبر دی گئی تھی اس کو میں نے اپنی آنکھوں سے لفظ بلفظ پورا ہوتے دیکھ لیا"۔

(روزنامہ الفضل ۵/نومبر ۱۹۳۸ء)

☆......☆......☆......☆

دورِ خلافت کی ترقیات

۱۴/مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ کی خلافت کا سلسلہ جاری ہوا جو ۸/نومبر ۱۹۶۵ء تک روشنی بکھیرتا رہا۔ یہ عرصہ اسلام اور احمدیت کے لئے عہد آفریں دور ہے جس کی داستان لکھنے کے لئے ضخیم کتب کا دامن بھی کافی نہ ہوگا۔ اس کا اندازہ چند نمایاں عناوین سے ہو سکتا ہے۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان میں آپ کی تحریکات اور فتوحات کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

☆......۱۰۰ کے قریب علمی، تربیتی اور روحانی تحریکات جاری ہوئیں۔

☆...... ممالک بیرون میں ۳۱۱ مساجد تعمیر ہوئیں۔

☆......۴۶ ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام ہوا۔

☆......۱۶۴۔ واقفین زندگی نے ہندوستان سے باہر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

☆......۱۶۔ زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت ہوئی۔

☆......۲۴ ممالک میں ۴۷ تعلیمی مراکز کا قیام ہوا۔

☆......۲۸ دینی مدرسوں اور ۱۷ اسپتالوں کا اجرا ہوا۔

☆......۴۰ کے لگ بھگ اخبارات اور رسائل جاری ہوئے۔

☆...... حضور نے ۲۲۵ کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔

☆...... دس ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی حضور کی قرآنی تفسیر منظرِ عام پر آئی۔

بے پناہ مشکلات اور مصائب کے باوجود یہ تمام کارہائے نمایاں اس ایک خدائی جملے میں سمٹ آتے ہیں کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔

لاریب خدائے ذوالجلال کا لفظ لفظ سچا نکلا اور خدا کی قدرت کے اٹل ثبوت دنیا کو مہیا کر گیا۔

☆......☆......☆......☆

ایک عظیم الشان رؤیا اور اس کی تعبیر

اس حقیقت کو خداتعالیٰ نے اس رؤیا میں بھی نمایاں کر کے دکھایا جو خداتعالیٰ نے آپ کو ۱۹۴۴ء میں دکھائی اور جس کی بنا پر آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"جس طرح خدا نے مجھے رؤیا دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جارہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جارہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے بھی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔

اس کے ساتھ ہی آپؓ جماعت کو اہم ذمہ داریوں کی طرف یوں بلاتے ہیں:

"آپ لوگوں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کردیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم ملاتا ہے اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ"۔ (الموعود)

ہماری ذمہ داری

یہی ارشاد ہمارے موجود امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہے۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود پر سو سال پورے ہونے کے مبارک موقع پر ۲۳/فروری ۱۹۸۶ء کو لندن میں جلسہ مصلح موعود سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

" اس دنیا کی اصلاح کے لئے بکثرت احمدیوں کی ضرورت ہے جو مصلح موعودؓ کی صفات سے آراستہ ہوں، جو ان تمام ہتھیاروں سے لیس ہوں جو مصلح موعود کو عطا کئے گئے تھے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود کو خداتعالیٰ نے یہ مضمون ایک رؤیا کے ذریعے سمجھایا۔ جب آپ کو تیز رفتاری کے ساتھ دوڑتا ہوا دکھایا گیا تو اکیلے دوڑتا ہوا نہیں دکھایا گیا بلکہ بتایا گیا کہ ایک جماعت تیرے پیچھے اسی تیز رفتاری کے ساتھ دوڑ رہی ہے مگر وہ جماعت پیچھے رہتی چلی جارہی ہے اور فاصلے دونوں کے درمیان بڑھتے جا رہے ہیں یہاں تک کہ مصلح موعود ایسی تیز رفتاری کے ساتھ اس موعود مقام تک پہنچتے ہیں کہ وہ ساتھی جو پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے وہ بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔

اس پیشگوئی میں جہاں مصلح موعود کے لئے ایک خوشخبری بھی تھی وہاں ایک انذار کا پہلو بھی ہے اور جہاں انذار کا پہلو ہے وہاں توجہ اور امید کا پہلو بھی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جماعتی دوڑ تو ہمیشہ جاری رہے گی تم مصلح موعود کے تصور کے پیچھے ہمیشہ دوڑتے رہو اور اپنی رفتار کو تیز تر کرو اور یہ فیصلہ کرو اور خدا سے دعا کرو کہ وہ تمہاری رفتار کو اتنا تیز کردے کہ تم بھی اس مقام کو پالو جس کی طرف مصلح موعود آگے بڑھ گئے ہیں"۔

(ماہنامہ "خالد" ربوہ فروری ۱۹۸۷ء صفحہ ۱۳۔۱۴)

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا ست کبھی گام نہ ہو
گامزن ہو گے رہِ صدق وصفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو

بقیہ: حضرت مصلح موعودؓ کی ایک امتیازی شان از صفحہ نمبر ۱۱

اس کے رسولؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمِین، اَللّٰھُمَّ آمِین، اَللّٰھُمَّ آمِین"۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸/اکتوبر ۱۹۵۹ء)

خداتعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کے درجات اپنے قرب میں بلند سے بلند تر فرماتا رہے اور جس جذبہ اور اولوالعزمی کے ساتھ آپ نے آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند کے مشن کو تکمیل کے مراحل کی طرف پورے زور کے ساتھ کھینچا اور جماعت احمدیہ کی تنظیم کو کمال تک پہنچایا، خدا کرے کہ ہر احمدی اس جذبہ کے ساتھ خلیفۂ وقت کے دامن سے وابستہ ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی مفید اور کارآمد وجود بن جائے اور اس کے سینہ میں وہی دل دھڑکنے لگے جو خلیفۂ وقت کے سینہ صافی میں دھڑکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی رضا حاصل ہو جائے۔ آمین یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِین وآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

عہد پر عہد
حضرت مصلح موعودؓ کی
ایک امتیازی شان

(محمود مجیب اصغر)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ، اولاد اور خلفاء میں سے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کا مثیل اور موعود خلیفہ قرار دیا اور آپ کے وجود کو بڑی عظیم برکتوں اور رحمتوں اور فضلوں کا موجب قرار دیا ہے۔

بچپن سے لے کر آخری عمر تک آپ میں؛ ایک امتیازی شان نظر آتی ہے۔ ابھی آپ کی عمر ۱۹ سال کے قریب ہوگی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ آپ کو عظیم باپ کے ساتھ بے حد للّٰہی محبت تھی لیکن حضورؑ کی ذات سے زیادہ آپ کو اس مشن کی تڑپ تھی جس کا مقصد بہ برکت خاتم الانبیاء ﷺ آخری دور میں اسلام کا عالمگیر غلبہ اور تمام بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانا ہے۔ اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد بزرگوار کو حضرت خاتم الانبیاءؐ کی غلامی میں مسیح موعود اور مہدیٔ معہود بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے وصال پر آپ کا پہلا ردِ عمل (Reaction) یہ تھا کہ آپ نے حضورؑ کی میت کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنے پیدا کرنے والے ربّ کے حضور یہ عہد کیا:

"اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تُو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا"۔

(سوانح فضل عمر۔ مؤلفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ جلد اول۔صفحہ ۱۷۸۔۱۷۹)

اس عہد کے پس منظر میں آپ فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری لمحے تھے اور آپ کے ارد گرد مرد ہی مرد تھے .... میں وہاں کھڑا ہوا اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آنکھ کھولتے، ادھر ادھر پھیرتے اور پھر بند کر لیتے۔ پھر کھولتے، ان کی پتلیاں ادھر ادھر مڑتیں اور پھر تھک کر آپ اپنی آنکھیں بند کر لیتے۔ کئی دفعہ آپ نے اسی طرح کیا۔ آخر آپ نے زور لگا کر (کیونکہ آخری وقت طاقت نہیں رہتی) اپنی آنکھ کو کھولا اور نگاہ کو چکر دیتے ہوئے سرہانے کی طرف دیکھا۔ نظر گھومتے گھومتے جب آپ کی نظر میرے چہرے پر پڑی تو مجھے اس وقت ایسا محسوس ہوا جیسے آپ میری ہی تلاش میں تھے اور مجھے دیکھ کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے آنکھیں بند کر لیں ....اس وقت میں نے سمجھا کہ آپ کی نظر مجھ کو ہی تلاش کر رہی تھی......"

(سوانح فضل عمر جلداول صفحہ ۱۷۸)

خدائی منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ حضرت حافظ مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپ نے خلافت اولیٰ کے دوران حضرت خلیفہ اوّل کا دست و بازو بن کر اپنے اس عہد کو کمال جذبے اور محنت اور خلوص اور پورے ایمان اور یقین اور عمل اور دعاؤں کے ساتھ نبھایا جو آپ نے اپنے والد محترم کی وفات پر اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ آپ کی قابل فخر ہمشیرہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک موقع پر جب کہ آپ صاحب فراش تھے آپ کے عہد کا کیا ہی خوب نقشہ اتارا ہے۔ اپنے منظوم کلام میں فرماتی ہیں ؎

یاد ہے چھبیس مے سن آٹھ حزب المومنیں
وہ غروب شمس وقت صبح محشر آفریں

حسرتیں نظروں میں لے کر صورتیں سب کی سوال
اب کہاں تسکین ڈھونڈیں بے سہارے دل حزیں

اک جوانِ منحنی اٹھا بعزم استوار
اشکبار آنکھیں لبوں پر عہد راسخ دل نشیں
شوکت الفاظ بھرائی ہوئی آواز میں
کرب و غم میں بھی نمایاں عزم و ایمان و یقیں
میں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تری تبلیغ پھیلا دوں گا بر روئے زمیں
زندگی میری کٹے گی خدمت اسلام میں
وقف کردوں گا خدا کے نام پر جان حزیں
یہ ارادے اور اتنی شانِ ہمت دیکھ کر
اس گھڑی بھی محو حیرت ہو رہے تھے سامعین

کر نہیں سکتا کوئی انکار عالم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں

چیر کر سینے پہاڑوں کے قدم اس کے بڑھے
سینہ کوبی پر ہوئے مجبور اعدائے لعیں

صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

پھر آپ نے اس عہد کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے وصال کے بعد جب آپ بنفس نفیس خلافت کے منصب عالی پر فائز ہوئے تو آپ نے جماعت کو ذیلی تنظیموں میں تقسیم فرما کر ہر ذیلی تنظیم کو عہد عطا فرمائے اور ان کے لئے ضروری قرار دیا کہ اپنے اجلاس سے پہلے کلمہ شہادت پڑھ کر اپنا عہد دہرائیں۔ آپ نے ذیلی تنظیموں کو جو عہد عطا فرمائے انہیں یکجا کر کے ذیل میں درج کرنا ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا۔

لجنہ اماء اللہ کا عہد
(۱۵سال سے اوپر کی خواتین)

"میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی۔ نیز سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گی۔ انشاءاللہ"۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد
(۱۶ سے ۴۰ سال تک کے مرد)

"میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنا ضروری سمجھوں گا۔ انشاءاللہ"۔

مجلس انصار اللہ کا عہد
(۴۰سال سے اوپر مرد حضرات)

"میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ"۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کا عہد
(۷ سے ۱۶سال تک کے بچے)

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور جماعت احمدیہ، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ کسی کو گالی نہیں دوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ انشاءاللہ"۔

ناصرات الاحمدیہ کا عہد
(۷ سے ۱۵سال کی بچیاں)

"میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی اور سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔ انشاءاللہ"۔

☆......☆......☆......☆

ان عہدوں کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ کے ہر طبقے میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا اور اندرونی تربیت، پاکیزگی کے علاوہ خدمت دین اور اپنی قوم اور وطن اور سب سے بڑھ کر مذہب کے لئے قربانی کا نمایاں جذبہ پیدا فرما دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک لمبا عہد خلافت مختلف النوع حالات و واقعات سے گزرا جو باون سال پر محیط ہے۔ آپ نے استحکام خلافت کے لئے بھی غیر معمولی کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ آپ نے مجلس انتخاب قائم کی اور ان کے لئے مندرجہ ذیل عہد مقرر فرمایا۔

مجلس انتخاب کے ارکان کا عہد

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اعلان کرتا ہوں کہ میں خلافت احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبایعین میں سے خارج کیا گیا ہو یا اس کا تعلق احمدیت یا خلافت احمدیہ کے مخالفین سے ثابت ہو"۔

خلیفۂ وقت کا بیعت لینے سے قبل کا عہد

حضرت مصلح موعودؓ نے آئندہ منتخب ہونے والے خلیفہ وقت کے لئے بھی عہد مقرر کیا جو کہ درج ذیل ہے۔

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کی کوشش کروں گا اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے لئے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی کوشاں رہوں گا"۔(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۱)

۱۹۵۶ء میں ایک خصوصی عہد

آپ نے اسلام کی ترقی اور خلافت کے استحکام اور ہمیشہ جاری رہنے کے لئے خدام الاحمدیہ سے ان کے سالانہ اجتماع پر (۱۹۵۶ء میں) یہ عہد لیا۔ کلمہ شہادت کے بعد عہد کے الفاظ یہ ہیں:

"ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

علوم ظاہری وباطنی کا مظہر

(ملک سعید احمد رشید ۔ مربی سلسلہ)

گزشتہ انبیاء، سلف صالحین اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان بیٹے سے نوازا۔اس عظیم وجود کی خبر خود حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی ومعہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست بھی دی اور اس وجود کے اندر جو غیر معمولی قابلیتیں اور صفات پائی جانی تھیں ان سے بھی آگاہ فرمایا۔ ان میں سے ایک صفت یہ تھی کہ وہ عظیم وجود بظاہر کوئی علم نہ رکھتا ہوگا مگر اللہ تعالیٰ خود اس کا معلم ہوگا اور تمام علوم سے اسے بہرہ ور کرے گا۔ خواہ وہ دینی علوم ہوں یا دنیوی، مادی علوم ہوں یا اخلاقی و مذہبی خدا تعالیٰ اسے سکھائے گا۔چنانچہ پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:

"وہ علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا"

(سبز اشتہار)

اس فقرہ میں چار عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں

(۱)......وہ وجود کسی درسگاہ، یونیورسٹی یا کالج سے علم حاصل نہیں کرے گا۔

(۲)...... خدا تعالیٰ خود اس کا معلم، استاد یا پروفیسر ہوگا۔

(۳)...... خدا تعالیٰ اسے تمام دنیوی علوم (ظاہری علوم) سے بہرہ ور کرے گا۔

(۴)......اسی طرح خدا تعالیٰ اسے تمام دینی، مذہبی یعنی باطنی علوم عطا کرے گا۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تمام کتب، تقاریر، خطبات اور عام گفتگو اس بات کا بین ثبوت ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علوم ظاہری وباطنی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو آپؓ کے وجود مبارک سے جاری ہوا۔

دنیا کو چیلنج

آپؓ نے فرمایا: "مجھے ایک دفعہ ایک فرشتہ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھائی اور اُس وقت سے لے کر اِس وقت تک سورۃ فاتحہ کے اس قدر مطلب مجھ پر کھلے ہیں کہ ان کی حد ہی کوئی نہیں ۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ کسی مذہب وملت کا آدمی، روحانی علوم میں سے کسی مضمون کے متعلق بھی جو کچھ اپنی ساری کتب میں سے نکال سکتا ہے اس سے بڑھ کر مضامین خدا تعالیٰ کے فضل سے میں صرف سورۃ فاتحہ سے نکال سکتا ہوں۔ مدتوں سے میں دنیا کو چیلنج دے رہا ہوں مگر آج تک کسی نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت، توحید الٰہی کا ثبوت، رسالت اور اس کی ضرورت، دعا، تقدیر، حشر ونشر، جنت ودوزخ ان تمام مضامین پر سورۃ فاتحہ سے ایسی روشنی پڑتی ہے کہ دوسری کتب کے سینکڑوں صفحات بھی اتنی روشنی انسان کو نہیں پہنچا سکتے"۔(احمدیت کا پیغام صفحہ ۱۲،۱۱)

نیز فرمایا: "جو علوم خدا تعالیٰ نے مجھے سورۃ فاتحہ سے سکھائے ہیں ان کے ذریعہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مذہب کا رد اس سورۃ سے کر سکتا ہوں۔ اور پھر میرا دعویٰ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں دنیا کی تمام اقتصادی تھیوریوں کا جواب موجود ہے۔ خواہ وہ بالشوزم ہو یا کیپیٹل ازم ہو یا کوئی اور"۔

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ ۳۵۸)

اسی طرح دنیا کے تمام فلاسفروں اور پروفیسروں کو چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں بتایا کہ مجھے اس کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا کیا گیا ہے ......سو آج میں دعویٰ کے ساتھ اعلان کر رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی فلاسفر، دنیا کا کوئی پروفیسر، دنیا کا کوئی ایم۔ اے خواہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو، خواہ وہ منطق کا ماہر ہو، خواہ علم النفس کا ماہر ہو، خواہ وہ سائنس کا ماہر ہو، خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے اگر قرآن اور اسلام پر کوئی اعتراض کرے تو نہ صرف میں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دین کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں"۔

(الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۸)

ظاہری علوم کے بارہ میں فرمایا: "کوئی علم ہو خواہ فلسفہ ہو یا علم النفس ہو یا سیاست ہو میں اس پر جب بھی غور کروں گا ہمیشہ صحیح نتیجہ پر پہنچوں گا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں جس کے اصول کو میں نہ سمجھتا ہوں۔ بغیر اس کے کہ میں نے ان علوم کی کتابیں پڑھی ہوں مجھے خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق علم دیا ہے اور چونکہ میں قرآن کے ماتحت ان علوم کو دیکھتا ہوں اس لئے ہمیشہ صحیح نتیجہ پر پہنچتا ہوں اور کبھی ایک دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اپنی رائے کو تبدیل نہیں کرنا پڑا۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ ان علوم کو جاننے والوں سے میری گفتگو ہوئی اور گفتگو کے بعد انہوں نے کہا کہ آپ کا مطالعہ اس علم میں نہایت وسیع معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ میں نے اس علم کے متعلق ایک کتاب بھی نہیں پڑھی تھی"۔

(روزنامہ الفضل قادیان ۷ر جولائی ۱۹۳۲ء صفحہ ۸)

اب یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ ان تمام ظاہری وباطنی علوم کا سکھانے والا صرف آپ کا خدا تھا نہ کہ کوئی دنیا کا استاد یا پروفیسر۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

جماعتی کوششوں سے غانا میں رؤیت ہلال کمیٹی کا قیام

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ غانا)

کچھ عرصہ قبل غانا میں مسلمان فرقے آپس میں شدید اختلاف کا شکار تھے۔ خصوصاً رمضان کے آغاز پر ان کے اختلاف کھل کر سامنے آجاتے۔ ہر فرقہ کوشش کرتا کہ دوسرے فرقے کے مقرر کردہ دن سے قبل یا بعد میں روزوں کا آغاز کرے اور اسی طرح عید کے لئے بھی الگ الگ دن مقرر کئے جاتے۔ بعض تو ایسا جہالت سے کرتے جبکہ بعض اپنی سادگی سے سعودی عرب کی پیروی میں۔ بعض کا خیال تھا کہ عیسائی ملک کے ہلال کو دیکھ کر روزہ نہیں رکھا جا سکتا البتہ کسی مسلمان ملک کے ہلال کے مطابق روزوں کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔

مسلمانوں کی اس نااتفاقی سے ملک کے عیسائی طبقہ پر بہت برا اثر پڑ رہا تھا۔ عیسائی مذاق کرتے کہ ہم ہزارہا اختلاف کے باوجود دنیا بھر میں ایک ہی روز کرسمس مناتے ہیں لیکن یہ مسلمان ایک ملک میں رہتے ہوئے مل کر ایک دن عید نہیں منا سکتے۔

یہ افسوسناک صورتحال دیکھ کر جماعت احمدیہ غانا کے امیر ومشنری انچارج مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے تمام مسلمان فرقوں کے علماء کی ایک میٹنگ بلائی ۔ اس میں آپ نے انہیں احادیث کی روشنی میں سمجھایا کہ ہمارا یہ رویہ خلاف سنت ہے۔ ہمیں اپنے ملک کا ہلال دیکھ کر ایک روز ہی رمضان کا آغاز کرنا چاہئے اور عید کے لئے بھی ایک ہی دن مقرر کرنا چاہئے۔

خدا کے فضل سے یہ میٹنگ بڑی مؤثر ثابت ہوئی ۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ایک ہلال کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں تمام فرقوں کی نمائندگی تھی۔ اس وقت سے اب تک ہر سال ملک بھر میں ہلال کمیٹی کے فیصلہ پر جماعت احمدیہ کے امیر اور غیر احمدیوں کے چیف امام کے نام سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مسلمان فلاں فلاں دن روزے شروع کریں۔

اس ہلال کمیٹی کے پہلے چیئرمین ایک احمدی Mr.Sheikh Ahmad Quinoo تھے جو اِن دنوں کمیٹی کے سیکرٹری کے طور پر اپنے فرائض بجالا رہے ہیں۔

یہ کمیٹی مسلمانوں میں اتحاد کے حوالہ سے بڑا اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس کمیٹی کے قیام سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ حکومت غانا نے ہماری درخواست پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن "قومی تعطیل" کا اعلان کیا۔ اس طرح ان دنوں مسلمان آزادی کے ساتھ راضی خوشی عید مناتے ہیں۔ اس روز ملک بھر میں عام تعطیل ہوتی ہے۔ وہ مسلمان جو عیسائیوں کے تحت کام کرتے ہیں انہیں اب عید کے لئے رخصت لینے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

ہلال کمیٹی کے قیام سے ملک کے عام طبقہ پر بے حد اچھا اثر پڑا۔ ملک کے ایک مشہور ہفت روزہ "The Mirror" نے جو عموماً مذہب کے بارہ میں تبصرہ نہیں کرتا، ہلال کمیٹی کی تشکیل پر خصوصی اداریہ لکھا۔ اس اداریہ میں اخبار نے مسلمانوں کی اس یکجہتی کو خراج تحسین پیش کیا اور اسے ملک کے باقی مذاہب اور سیاسی پارٹیوں کے لئے قابل تقلید قرار دیا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق جاری رکھے اور یہ اتحاد بالآخر احمدیت کی قبولیت پر منتج ہو اور سب مسلمان احمدیت کے جھنڈے تلے یکجان ہو کر آجمع ہوں۔ آمین

اندرونی تقویٰ کا معیار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"جو لوگ داعی الی اللہ بن چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بے حد مبارک فرمائے لیکن جو ابھی تک نہیں بنے ان کو فوراً توجہ کرنی چاہئے۔ یہ بہانہ تو خدا تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگا کہ ہم ایسے ملک میں رہتے تھے جہاں دنیا پرستی تھی۔ دنیاداری میں لوگ اتنے بڑھ گئے تھے کہ بات نہیں سنتے تھے۔ اس لئے بات سنانے کے لئے ڈھنگ سیکھنا پڑے گا اور بات سنانے کے ڈھنگ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ تقویٰ سے کام لیا جائے۔ جتنا زیادہ کسی میں تقویٰ ہوتا ہے اس کی بات میں اتنا ہی زیادہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ خالی چالاکی کام نہیں آتی۔ خالی علم کام نہیں آتا۔ اس لئے احباب کو چاہئے کہ بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے وہ اپنے اندرونی تقویٰ کا معیار بلند کریں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ر جنوری ۱۹۸۷ء)

ROOP JEWELLERS

Gold Smith & Boutique

روپ جیولرز

We also prepare the goods on order. Old Gold change.

آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے۔ نیز ریپئر کا انتظام ہے۔ پردہ کا انتظام بھی ہے

پروپرائیٹر: عارف چوہدری

46 Plashet Grove - Green Street London E6 1AL

Tel:(020) 8503 5786 - (020) 8568 6661 - Mobile: 07932 655099

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

قدیم نوشتوں میں مصلح موعود کا ذکر

ماہنامہ ''مشکوٰۃ'' قادیان فروری ۲۰۰۰ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں قدیم نوشتوں کے حوالہ سے مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب کا مضمون ماہنامہ ''خالد'' کی ایک اشاعت سے منقول ہے۔

یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب ''طالمود'' (مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء) میں لکھا ہے: ''یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پائیگا اور اسکی سلطنت اُسکے بیٹے اور پوتے کو ملے گی''۔

انجیل (متی باب ۲۵) میں ایک پیشگوئی ہے جس میں آنے والے کو دولہا قرار دیا گیا ہے جس کا کنواریاں انتظار کر رہی ہیں۔ جب حضرت مصلح موعودؓ پر اللہ تعالیٰ نے انکشاف فرمایا کہ آپؓ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کا ذکر قدیم صحیفوں اور احادیث میں ملتا ہے تو حضورؓ نے خود اس انجیلی پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق قرار دیتے ہوئے خدا کی قسم کھا کر فرمایا: ''مَیں نے اس کشف میں خدا کے حکم سے کہا کہ مَیں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی ہیں۔''

حضرت عیسیٰؑ سے ایک ہزار سال پہلے حضرت زرتشتؑ نے واضح طور پر آنحضرت ﷺ کی بعثت، ایک فارسی النسل نبی کے ظہور کی خبر اور اُس کی اولاد میں خلافت و پیشوائی کا ذکر یوں فرمایا ہے: ''جب ایرانی ایسے کام کریں گے تو عربوں میں ایک مرد پیدا ہوگا جس کے ماننے والوں کے ہاتھوں سے ایران کا تخت و تاج، سلطنت اور قانون سب درہم برہم ہو جائے گا اور سرکش مغلوب ہو جائیں گے اور وہ بت کدہ یا آتش کدہ کے بجائے خانہ آباد کو بتوں سے پاک کر کے اس کی طرف نماز پڑھیں گے اور اس کو اپنا قبلہ بنائیں گے۔ اور وہ (یعنی عربی نبی کے پیرو) آتشکدوں کی جگہوں پر اور مدائن اور اس کے نواحی علاقے اور توس و بلخ اور ان کے مقامات مقدسہ پر قبضہ کرلیں گے۔ اور وہ شارع بہت سخنور ہوگا اور اس کا کلام پیچیدہ۔ پھر شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر اسے خود شارع کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا ...... جب ایسا ہوگا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو تیرے لوگوں میں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت و آبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ مَیں پیغمبری و پیشوائی (یعنی نبوت و خلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا''۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و خلفاء ہے تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعے سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں''۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور اس میں یہ آیت بھی تھی وآخرین منھم لما یلحقوا بھم. مَیں نے آپؐ سے پوچھا یارسول اللہ! یہ آخرین کون ہوں گے۔ حضورؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تین مرتبہ پوچھنے کے بعد حضورؐ نے سلمانؓ فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ''اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک شخص یا چند اشخاص اسے پالیں گے''۔

بخاری کی ایک حدیث ہے کہ ''عیسیٰ بن مریم زمین پر آئیں گے، وہ شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی''۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اُس کا جانشین ہوگا اور دین کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے''۔

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک کشف یوں درج ہے کہ ''ایک دن حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ناگہاں آسمان سے ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم نورانی ہو گیا۔ یہ نور ساعۃً فساعۃً بڑھتا گیا اور روشن ہوتا گیا۔ اس سے امت مرحومہ کے اوّلین و آخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی۔ حضرت نے تأمل فرمایا کہ اس مثال میں کسی صاحب کمال کا وجود باجود مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ القاء ہوا کہ اس نور کا صاحب تمام امت کے اولیاء اوّلین و آخرین سے افضل تر ہے۔ پانسو سال بعد ظہور فرما ہو کر ہمارے پیغمبر ﷺ کے دین کی تجدید کرے گا جو اس کی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادت مند ہوگا۔ اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں''۔

حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ (۵۶۰ھ) نے اپنی ایک نظم میں پہلے مامور کی آمد کے وقت علامات کا نقشہ کھینچا۔ پھر مامور کا نام ''احمد'' بیان کر کے ایک شعر میں اُس کے لڑکے کا یوں ذکر فرمایا:

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

اس شعر کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ''یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اسی کے نمونہ پر ہوگا اور اسی رنگ سے رنگین ہو جائے گا اور وہ اس کے بعد اس کی یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے''۔

پانچویں صدی ہجری کے ایک شامی شاعر امام یحییٰ بن عقب نے اپنی ایک نظم میں آخری زمانہ میں آنے والے مامور اور انقلابات کا تفصیل سے ذکر فرمانے کے بعد عظیم فرزند کا بھی ذکر یوں کیا ہے: ''اس کے بعد محمود ظاہر ہوگا جو ملک شام کو بغیر جنگ کے فتح کرے گا، شام کے قلعے اس کی اطاعت قبول کریں گے اور وہ اپنے مال کو بے حساب اور ہر حالت میں خرچ کرتا رہے گا''۔ اس پیشگوئی کا ایک ظہور تو اس طرح ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ کو ۱۹۲۴ء میں شام جانے اور وہاں کے علماء کو دعوت حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:- ''مَیں ...... ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت مَیں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا، وہ مَیں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھی''۔

میر کا ایک خوبصورت شعر ہے

مت سہل ہمیں سمجھو، پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے سینے سے انسان نکلتا ہے

......❋......❋......❋......

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نظر میں حضرت المصلح الموعودؓ کا مقام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور میں چالیس روز تک تنہا گریہ و زاری کرتے ہوئے جب خدا تعالیٰ سے ایک معجزہ کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے عظیم الشان صفات کے حامل ایک فرزند کی ولادت کی خبر دی جسے آپؑ نے ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ شائع فرمادیا۔ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ موعود لڑکا آپؑ کو عطا ہوا اور اِس بیٹے کی پیدائش کے چند ہی گھنٹے بعد حضورؑ نے ایک اشتہار میں اپنے محبوں کو بیعت کی دعوت دی اور اس طرح گویا جماعت احمدیہ کا قیام بھی عمل میں آگیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں اس پسر موعود کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی اور اس کے لئے بے شمار دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیٹے کو کم عمری میں ہی اپنے رویاء کشوف اور الہامات سے نوازا جنہیں حضرت مسیح موعودؑ نہ صرف غور سے سنتے بلکہ اپنی کاپی میں بھی درج فرماتے۔ آپؑ نے اپنی متعدد کتب میں اس پسر موعود کا نام لے کر ذکر بھی فرمایا اور جنوری ۱۹۰۶ء میں جب نظام وصیت کا نظم و نسق چلانے کیلئے صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپؑ نے اپنے سولہ سالہ بیٹے کو مجلس معتمدین میں بطور ممبر نامزد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے پسر موعود کو حضرت اقدسؑ کی وفات کے بارہ میں الہاماً اس مصرع میں بتادیا تھا ''راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو''۔ حضورؑ کی وفات پر انہوں نے حضورؑ کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ اگر سارے لوگ بھی آپؑ کو چھوڑ دیں گے اور مَیں اکیلا رہ جاؤں گا تو مَیں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔

حضرت مولانا حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ جب خلافت پر متمکن ہوئے تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو، جو پہلے سے آپؓ کے شاگرد تھے، اس طرح اپنی آغوشِ تربیت میں لے لیا کہ اپنی خداداد فراست اور اپنے طرز عمل سے پوری جماعت کو یہ باور کرادیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق یہی ہیں۔ اسبارہ میں روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۶؍فروری ۲۰۰۰ء میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے مضمون میں تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنی پہلی تقریر میں فرمایا: ''مَیں نے اس فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی۔ اس لئے مَیں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے''۔ حضورؓ نے حضرت میاں صاحبؓ کو اپنی جگہ صدر انجمن احمدیہ کا صدر بھی نامزد فرمایا چنانچہ ۳۰؍مئی ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن کا اجلاس حضرت میاں صاحبؓ کی زیرصدارت منعقد ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کئی احمدی علماء نے دیئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے بھی ایک مبسوط مضمون رقم کیا جس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے مولوی محمد علی صاحب سے فرمایا: ''مسیح موعودؑ کی وفات پر مخالفین نے جو اعتراض کئے ہیں، ان کے جواب میں تم نے بھی لکھا ہے اور مَیں نے بھی مگر میاں ہم دونوں سے بڑھ گیا ہے''۔ پھر حضورؓ کے ارشاد پر یہ مضمون ایک دیدہ زیب کتاب کی شکل میں شائع ہوا جس کا نام حضورؓ نے الہام الٰہی سے ''صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے'' تجویز فرمایا۔ اس کتاب کے آخر پر رسالہ الوصیت بھی لگادیا گیا تھا۔ یہ کتاب حضرت میاں صاحبؓ کی پہلی تصنیف تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہ کتاب مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھجوائی کیونکہ اُس نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی اولاد اچھی نہیں۔ آپؓ نے کتاب کے ساتھ لکھوایا کہ حضرت مرزا صاحب کی اولاد میں سے ایک نے تو یہ کتاب لکھی ہے جو مَیں تمہاری طرف بھیجتا ہوں، تمہاری اولاد میں سے کسی نے کوئی کتاب لکھی ہو تو مجھے بھیج دو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے جولائی ۱۹۱۰ء میں ملتان کا سفر اختیار فرمایا تو اپنی غیر موجودگی میں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔ چنانچہ آپؓ نے ۲۹؍جولائی کو مسجد اقصیٰ میں پہلا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو بیماری کی وجہ سے خطبہ دینے میں دقت محسوس ہونے لگی تو انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ہی کو امام و خطیب مقرر فرمایا اور آپؓ کے مقتدی کی حیثیت سے نماز بھی پڑھی۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ نے گھوڑے سے گرنے کے بعد ۱۹ر جنوری ۱۹۱۱ء کی رات ایک وصیت رقم فرمائی جس کے بارہ میں مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "حقیقت اختلاف" میں لکھتے ہیں: "جو وصیت آپؓ نے لکھوائی تھی اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی، اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپؓ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کیلئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا"۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ حضورؓ نے کاغذ پر صرف دو لفظ لکھے "خلیفہ محمود" اور اپنے ایک شاگرد (شیخ تیمور صاحب ایم۔اے) کو وہ کاغذ دیا کہ لفافہ بند کر کے اپنے پاس رکھو۔ بعد میں صحت ہو جانے پر آپؓ نے وہ لفافہ لے کر پھاڑ دیا۔

۲۵ر ستمبر ۱۹۱۱ء کو عیدالفطر کی نماز حضورؓ کے ارشاد کے ماتحت حضرت میاں صاحبؓ نے پڑھائی اور خطبہ میں یہ نکتہ بیان فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے ابتلاء سے بچنے کیلئے عید کے دن میں چھٹی نماز کا اضافہ کردیا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جب مال و دولت اور آرام و راحت حاصل ہو تو عبادت زیادہ کرو"۔ پھر حضورؓ نے لاٹھی کے سہارے کھڑے ہو کر ایک وعظ فرمایا اور ضعف کے باوجود ایک جلالی تقریر میں فرمایا: "مَیں اس خطبہ کی بہت ہی قدر کرتا ہوں اور مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ وہ خطبہ جمعہ کا عجیب سے عجیب نکات معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ محبت سے شریف الطبع لوگوں کو اس سے بہت فائدے ہوں گے مگر بعض پلید الطبع گندے اور شریر ہوتے ہیں جو ایسی پاک باتوں سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتے"۔

۱۴ر جون ۱۹۱۲ء کو حضورؓ نے احمدیہ بلڈنگ لاہور کی مسجد میں فرمایا: "مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ مَیں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں، ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔ میاں محمود بالغ ہے۔ اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں، مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں سے ایک بھی نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے فرزند میاں عبدالوہاب عمر صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ حضورؓ فرماتے تھے: "محمود کی خواہ کوئی کتنی شکایتیں ہمارے پاس کرے۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہمیں تو اس میں وہ چیز نظر آتی ہے جو اُن کو نظر نہیں آتی۔ یہ لڑکا بہت بڑا بنے گا اور اس سے خدا تعالیٰ عظیم الشان کام لے گا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے آج حضرت اقدسؑ کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ چل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا: "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور اُن کا ادب کرتے ہیں"۔ پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضورؓ نے ان پر تحریر فرمایا: "یہ لفظ مَیں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں"۔ حضرت پیر صاحبؓ فرماتے ہیں: "۱۱ر ستمبر ۱۹۱۳ء کی شام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ مَیں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا: ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا، جب مخالفت ہو اُس وقت شائع کرنا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک مرتبہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری لاہوری کو جو اُس وقت مصر میں تعلیم حاصل کر رہے تھے، تحریر فرمایا: "تمہیں وہاں کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آؤ گے تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاءاللہ بڑھا ہوا ہوگا اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا"۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا تھا کہ احمدیت کی اشاعت اکناف عالم میں میاں صاحب کے زمانہ میں ہوگی"۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں قرآن ختم نہ ہوا تو بعد ازاں میاں صاحب سے پڑھ لینا۔

ایک دفعہ مسجد مبارک میں کسی نے نماز کے بعد حضورؓ سے مصافحہ کیا تو آپؓ نے فرمایا: میاں صاحب سے مصافحہ کرلو۔ شاید ہمارے بعد اُن کے ہاتھ پر تمہیں بیعت کرنی پڑے۔

محترم قاضی رحمت اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خدمت میں اپنا ایک رؤیا لکھا جس پر آپؓ نے تحریر فرمایا: "میرے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے"۔

جنوری ۱۹۱۴ء میں اپنی وفات سے قریباً دو ماہ قبل حضورؓ نے ایک بھری مجلس میں فرمایا: "مسند احمد حدیث کی ایک معتبر کتاب ہے، بخاری کا درجہ رکھتی ہے۔ مگر افسوس کہ اس میں بعض غیر معتبر روایات امام احمد بن حنبل کے ایک شاگرد اور ان کے بیٹے کی طرف سے شامل ہوگئی ہیں جو اس پایہ کی نہیں ہیں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ اصل کتاب کو الگ کرلیا جاتا مگر افسوس کہ یہ کام میرے وقت میں نہیں ہوا، اب شاید میاں کے وقت میں ہوجائے"۔ اتنے میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ وہاں آگئے تو حضورؓ نے یہی بات اُن کے سامنے پھر دہرائی۔

حضرت غلام حسین صاحبؓ (آف عارف والا ضلع ساہیوال) نے اپنی دو خوابیں لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو بھیج دیں جن پر حضورؓ نے تحریر فرمایا: "آپکی خوابیں مبارک ہیں"۔ بعد میں جب حضرت غلام حسین صاحبؓ جلسہ پر قادیان آئے تو حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ جو خوابیں مَیں نے آپؓ کو تحریر کی تھیں، اُن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضورؓ کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔ حضورؓ نے فرمایا کہ اسی لئے تو اُس کی ابھی سے مخالفت شروع ہوگئی ہے۔ پھر یہ پوچھنے پر کہ کیا سچے کا نشان بھی یہی ہوتا ہے کہ اُس کی مخالفت ہو، حضورؓ نے فرمایا: ہاں سچے کا یہی نشان ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے بعد جب حضرت سید محمد احسن امروہی صاحبؓ نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کا نام خلیفہ کیلئے پیش فرمایا تو آپؓ نے لوگوں کو توقف کیلئے فرمایا لیکن ہر طرف سے بیعت لینے کا اصرار بڑھتا رہا۔ آپؓ کو تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں تھے چنانچہ آپؓ نے حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ سے فرمایا کہ آپ بیعت کے الفاظ بولتے جائیں، مَیں اُن کو دہراتا جاؤں گا۔ اس طرح حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے پہلی بیعت لی۔

حضرت مصلح موعودؓ اور تفسیر کبیر

ہفت روزہ "بدر" قادیان کے ۱۷ فروری ۲۰۰۰ء (مصلح موعود نمبر) میں حضرت مصلح موعودؓ اور تفسیر کبیر کے عنوان سے مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

تفسیر کبیر دس جلدوں میں ۵۹۰۶ر صفحات پر مشتمل ہے۔ تحریر نسبتاً باریک رکھی گئی ہے تاکہ کم سے کم جلدوں میں مواد آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؓ کو قرآن کریم کے تراجم اور تفاسیر کا جو غیر معمولی اعجاز بخشا تھا اس کا اظہار کرتے ہوئے آپؓ نے علماء دین اور دانشوروں کو چیلنج دیا کہ مقابل پر تفسیر لکھیں۔ آپؓ فرماتے ہیں: "خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے اُن مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ و گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور چشمۂ روحانی جو میرے سینے میں پھوٹا وہ خیالی قیاسی نہیں بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ مَیں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے کہ جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہو تو مَیں ہر وقت مقابلہ کیلئے تیار ہوں۔ لیکن مَیں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کیلئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے"۔

حضورؓ اپنا ایک کشف بھی بیان فرماتے ہیں جس میں خدا کے ایک فرشتے نے آپؓ کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ حضورؓ فرماتے ہیں: "یہ رؤیا اصل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل و دماغ میں قرآنی علوم کا ایک خزانہ رکھ دیا ہے چنانچہ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا، کسی موقعہ پر بھی ایسا نہیں ہوا کہ مَیں نے سورۃ فاتحہ پر غور کیا ہو یا اس کے متعلق مضمون بیان کیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے سے نئے معارف اور نئے سے نئے علوم مجھے عطا نہ فرمائے گئے ہوں"۔

حضورؓ فرماتے ہیں: "ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ بسم اللہ ہر ایک سورۃ کی کنجی ہے، تبھی ہر سورۃ کے ساتھ نازل ہوئی ہے"۔

نیز فرمایا: "ترتیب کا مضمون ان مضامین سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص طور پر سمجھائے ہیں"۔

فرماتے ہیں: "قرآن کریم کی ترتیبیں بیسیوں آیات کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء مجھے سمجھائی گئیں۔ مثلاً سورۃ بروج اور سورۃ طارق کا یہ جوڑ کہ ان میں سے ایک سورۃ میں مسیحیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور دوسری سورۃ میں یہودیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی ان مضامین میں سے ہے جو لوگوں کی نگاہ سے مخفی تھے مگر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ان کو ظاہر فرمایا اور مجھے وہ دلائل دیئے جن سے مَیں اپنے اس استدلال کو پوری قوت سے ثابت کرسکتا ہوں"۔

اسی طرح فرمایا: "کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ سجدہ کے وقت خصوصاً نماز کے آخری سجدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے بعض آیات کو مجھ پر حل کردیا"۔

مضمون نگار نے متعدد آیات کے حوالہ سے بعض مترجمین کے تراجم کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا ہے۔ مثلاً آیت: اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ کا حضورؓ نے ترجمہ کیا: "اللہ انہیں ان کی ہنسی کی سزا دے گا"۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی: "اللہ تعالیٰ استہزا کر رہے ہیں ان کے ساتھ"۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب: "اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے"۔

اسی طرح آیت: وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ کا ترجمہ حضورؓ نے یوں کیا: "اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے"۔

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی صاحب: "اور مکر کیا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ بہتر ہے مکر کرنے والوں کا"۔

مولانا فتح محمد خان جالندھری صاحب: "اور خدا خوب چال چلنے والا ہے"۔

اسی طرح حضرت یوسفؑ اور بعض دیگر انبیاء کے بارہ میں آیات کریمہ کے بعض مترجمین نے جو معانی بیان کئے ہیں وہ نبی کی عصمت کو داغدار کرتے ہیں مگر حضورؓ عصمت انبیاء کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن آیات کا ترجمہ و تفسیر فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غیروں نے حضورؓ کے ترجمہ و تفاسیر کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔

علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں: "اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپکے تبحر علمی، آپکی وسعت نظر، آپکی غیر معمولی فکر و فراست، آپکا حسن استدلال، اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے"۔

سید جعفر حسین، B.A; LLB.، حیدر آباد دکن لکھتے ہیں: "مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔ اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھے تلاش تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر مَیں اسلام سے پہلی دفعہ روشناس ہوا"۔

MTA AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

19/02/2001 – 25/02/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 19th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.114, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.153 ®
02.20	Speech: By Sahibzada M.M. Ahmad *On the Occasion of Musleh Maud Day*
03.15	Urdu Class: Lesson No.77 / Rec.08.07.95 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.15	Learning Chinese: Lesson No.201 ® Hosted by Usman Chou Sahib
05.00	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.16.04.00 With Huzoor ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.23 Produced By MTA Pakistan
06.55	Dars Ul Quran: No.7 (1998) ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.153 ®
09.20	Urdu Class: Lesson No. 77 ®
10.25	Documentary: Shalamar Gardens
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Exhibition: About Hadhrat Sahibzada Mirza Mansoor Ahmad
13.00	Rencontre Avec Les Francophones Rec: 01.05.00
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.190
16.00	Children's Corner: Kudak No.23 ®
16.15	Children's Class: Lesson No.115, Part 1
17.00	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.25	Urdu Class: Lesson No.78
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.154
20.30	*Jalsa Musleh Maud Day* Tilawat, Nazm and Speech
21.25	Rohani Khazaine: Programme No.20, Pt 1 Quiz about Braheen e Ahmadiyya
21.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.55	Homeopathy Class: Lesson No.190 ®

Tuesday 20th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.115, Part 1 ®
01.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.154 ®
02.25	MTA Sports: Badminton Tournament Rabwah vs Faislabad Commentator: Shamim Ahmad Pervaiz Sb
02.50	Urdu Class: Lesson No.78 ®
03.50	*Jalsa: Musleh Maud Day* ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones Rec.01.05.00 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Class: Lesson No.115, Part 1 ®
07.15	Pushto Programme: Friday Sermon Rec.21.05.99, With Pushto Translation
07.50	Pushto Programme: Speech 'Blessings of Quran-e-Kareem '
08.20	Rohani Khazaine: Prog.No.20/ Part 1 ®
08.45	*Jalsa: Musleh Maud Day* ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.78 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.8
13.00	Bengali Mulaqat Rec: 25.04.00 With Bangla Speaking Guests
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.160 Rec: 12.11.96
16.10	*Musleh Maud Day*: Speech by Sahibzada Mirza Waseem Sahib
17.05	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.79 Rec.14.07.95
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No 155 Rec: 01.05.96
20.25	MTA Norway: Discussion Programme
20.50	Bengali Mulaqat: With Hazoor ®
21.55	*Jalsa Musleh Maud*: Final Address by Sayyad Khalid Ahmad Shah Sahib
22.35	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.160 ®
23.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®

Wednesday 21st February 2001

00.05	Tilawat, News
00.30	Children's Corner: Guldasta No.5
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.155 ®
02.15	*Jalsa Musleh Maud*: Final Address ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.79 ®
04.20	Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.160 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta No.5 ®
07.15	Swahili Programme: Muzzakarah
08.05	Hamari Kaenat: No.80
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.155 ®
10.00	*Jalsa Musleh Maud*: Final Address ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.27
13.00	Atfal Mulaqat: Rec 03.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.161 Rec: 18.11.96
16.05	Urdu Asbaaq: Lesson No.27 ®
16.35	Children's Corner: Waqfeen Nau Programme
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.80 Rec:15.07.95
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.156 Rec: 02.05.96
20.25	MTA France: Problems des temps modernes
21.00	Atfal Mulaqat: Rec.03.05.00 ®
22.00	Keh kay Shan: Love of God Presented by Nafees Ahmad Attique Sahib
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.161 ®
23.30	Urdu Asbaq: Lesson No.27 ®

Thursday 22nd February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Children'sWorkshop
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.156 ®
02.00	Atfal Mulaqat: Rec.03.05.00 ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.80 ®
04.15	Urdu Asbaq: Lesson No.27 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.161 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Children's Workshop ®
07.00	Sindhi Programme: Kindness to Others
07.40	Tabarukaat: The Greatness of the Holy Quran: By Hadhrat Maulana Abul Atta Sb. Jalsa Salana Rabwah 1962
08.30	Keh kay Shan: 'Love of God' ®
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.156 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.80 ®
11.05	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Turkish: Lesson No.7
13.10	Q/A Session With Hazoor – Rec.14.12.97 Students and IT Professional's forum.
14.00	Bengali Service: F/Sermon Rec: 12.01.95 With Bangali Translation
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.191 Rec: 21.11.96
16.05	Children's Corner: Guldasta No.6
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.81 Rec.21.07.95
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.157 Rec: 07.05.96
20.35	MTA Lifestyle: Al Maidah "Pudina Ghosh"
20.55	Tabarukat: 'The Greatness of the Holy Quran:' Jalsa Salana 1962 ®
21.50	Quiz History of Ahmadiyyat No.74 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.191 ®
23.25	Learning Turkish: Lesson No.7 ®

Friday 23rd February 2001

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.40	Children's Corner: Guldasta No.6 ®
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.157 ®
02.15	Tabarukat:The Greatness of the Holy Quran®
03.10	Urdu Class: Lesson No.81 ®
04.10	MTA Lifestyle: Al Maidah ' Podina Ghosh' ®
04.25	Learning Turkish: Lesson No.7 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.191 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40	Children's Corner: Guldasta No.6 ®
07.10	Quiz; History of Ahmadiyyat No.74 ®
07.50	Saraiky Programme: F/S With Siraiky Translation Rec.12.05.00
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.157 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.81 ®
10.50	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.20	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News...
13.00	Friday Sermon: From London
14.00	Documentary: Exhibition on Seasonal Flowers Part 1 - Presentation MTA Pakistan
14.25	Majlis e Irfan: Rec.19.05.00
15.20	Lajna Magazine: Programme No.5
15.45	Friday Sermon: ®
16.25	Children's Corner: Class No.40, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.82 Rec.21.07.95
19.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.158 Rec:08.05.96
20.25	Interview: Salah-ud-Din Sb. Of Qadian
21.05	Documentary: Exhibition 'Sensonal Flowers'®
21.30	Friday Sermon: ®
22.30	Quiz Programme: MTA Pakistan
23.05	Majlis Irfan: With Hazoor ®

Saturday 24th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.40 Pt 1 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10	Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.158 ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.82 ®
04.15	Computers for Everyone: Part 87 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.55	Majlis e Irfan: ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40	Children's Class: No.40 Part 1 ® Produced By MTA Canada
07.10	*MTA Mauritius: Jalsa Salana Qadian 2000 in the French language.*
08.25	Interview: Malik Salah uddin Sb. ®
09.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.158 ® With Hadhrat Khalifatul ,Masih IV
10.05	Urdu Class: Lesson No.82 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Computers for Everyone: Part No.87 ®
13.15	German Mulaqat: Rec.29.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.15	Bengali Service: Various Items
15.15	Quiz: Khutabat-e-Imam From Huzoor's Friday Sermons
15.50	Weekly Preview
16.05	Children's Class: With Huzoor Rec.24.02.01
17.05	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.83 Rec:22.07.95
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.159 Rec:09.05.96
20.30	Weekly Preview
20.45	Arabic Programme:A few extracts From Tafseer ul Kabeer – No.5
21.15	Children's Class: By Huzoor ® Rec.24.02.01
22.15	MTA Variety: Various Programmes
22.55	German Mulaqat: Rec.29.04.00 ®

Sunday 18th February 2001

00.05	Tilawat, News
00.50	Quiz Khutabat-e-Iman
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.159 ®
02.15	MTA Variety: Speech Dr. Abdul Ikhlaq Khalid Sahib
03.00	Urdu Class: Lesson No.83 ®
04.00	Weekly Preview
04.15	Seeratun Nabee (saw): With Saud Ahmad Khan Sb
04.55	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Preview
06.50	Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.25	German Mulaqat: 29.04.00 ®
08.25	Chinese Programme: Part 31 Islam Amongst Other Religions
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.159 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.83 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Chinese: Lesson No.202 With Usman Chou Sahib
13.15	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec. 30.04.00
14.05	Bengali Service: Various Programmes
15.10	Friday Sermon: From London ®
15.40	Medical Matters: Child/Mother healthcare
16.30	Children'sClass: LessonNo.115 Final Part / Rec: 09.05.98
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.84 Rec. 04.08.95
19.20	Weekly Preview
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.160 Rec. 14.05.96
20.40	MTA USA: Alternative methods of healing
21.35	Darsul Quran No. 8 Rec:08.01.98
23.05	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.16.04.00 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, February 16, 2001 | Issue No. 7

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت مصلح موعودؓ کا۔ ولولہ انگیز پیغام عالمگیر جماعت احمدیہ کے نام

حضرت سیدنا محمود، مصلح موعود، خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کی تقریب پر ۲۸؍دسمبر کو خطاب کرتے ہوئے آخر میں ارشاد فرمایا:

"بے شک آج ہم وہ کام نہیں کرسکتے جو حکومت اور بادشاہت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مگر وہ باتیں جو ہمارے اختیار میں ہیں ان پر آج سے ہی عمل شروع ہو جانا چاہئے ...... تا یہ نہ ہو کہ وہ صرف چندہ دے کر یہ سمجھ لے کہ اس کا کام ختم ہو گیا بلکہ اسلام کے تمام احکام پر عمل اس کی غذا ہو اور سنت و شریعت کا احیاء اس کا شغل ہو۔ یہاں تک کہ دنیا تسلیم کرے کہ سوائے اس حصہ کے جو خدا تعالیٰ نے چھین کر انگریزوں کو دے دیا ہے باقی تمام امور میں جماعت احمدیہ نے فی الواقعہ ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنادی ہے اور ہم میں سے ہر شخص جہاں بھی پھر رہا ہو دنیا اسے دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ بیسویں صدی میں انگریزوں کے پیچھے پھرنے اور مغربیت کی تقلید کرنے والا ایک شخص ہے بلکہ یہ سمجھے کہ یہ آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد ﷺ کے زمانہ میں مدینہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے"۔

"میں امید کرتا ہوں کہ جب تم اس سبق کو یاد کرلوگے تو اللہ تعالیٰ دنیا کی حکومتیں اور بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ڈال دے گا اور کہے گا جب تم نے ان تمام احکام اسلام کو جاری کردیا جن کے لئے حکومت کی ضرورت نہیں تھی تو آؤ اب میں حکومتیں بھی تمہارے سپرد کرتا ہوں تا جو چند احکام شریعت کے باقی ہیں ان کا بھی عالم میں نفاذ ہو **اور اسلامی تمدن کی چاروں دیواریں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں**"۔

("انقلاب حقیقی" صفحہ ۱۲۹۔۱۳۱، پبلشر مولانا عبدالرحمن صاحب انور انچارج تحریک جدید ۔ مطبع اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

بطحاء کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

(کلام محمود)

☆......☆......☆......☆

اسلام اور پاکستان کی بدنامی کا ایک خوفناک ہتھیار

پاکستان کے معروف دانشور اور کالم نویس جناب حمید اختر صاحب کے قلم سے ایک فکر انگیز شذرہ:۔

"یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہم جہاد کے ذریعہ بھارت کو زیر کرسکتے ہیں اور نہ دنیا میں اسلام کا بول بالا کرسکتے ہیں۔ اسلام کی اصل روح محبت اور انسان دوستی کے پیغام میں مضمر ہے اور یہ اسی کی کرشمہ سازی ہے کہ امریکہ اور یورپ میں لوگ اس کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔

جہاد کے نعروں کے ذریعہ البتہ ہم نہ صرف دنیا میں اپنے دشمنوں کی تعداد بڑھا رہے ہیں بلکہ انہیں اسلام سے دور رکھنے کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں۔ وسط ایشیائی مسلمان ریاستوں نے روس سے آزاد ہونے کے بعد پاکستان کی طرف محبت اور دوستی کا ہاتھ بڑھایا، ہم نے یہاں سے افغانستان کے ذریعے گوریلے بھجوانے شروع کردئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج ازبکستان اور تاجکستان کی طرف سے جو برسوں پاکستان کی دوستی کا دم بھرتے تھے مسلسل یہ الزامات لگائے جارہے ہیں کہ پاکستان اور افغانستان سے تربیت یافتہ مجاہد ان کے علاقوں میں بھجوائے جارہے ہیں جو وہاں دہشت پسندی کی وارداتوں میں ملوث ہیں۔ اور تو اور چین کے مسلم آبادی کی اکثریت رکھنے والے صوبے سنکیانگ سے بھی اس نوع کی اطلاعات ملی ہیں اور یہاں تک کہا گیا کہ بیجنگ میں ہونے والے بم دھماکوں میں پاکستان اور افغانستان کے جہادی گروپوں کا ہاتھ ہے۔ گویا چین جیسا ہمارا لائق اعتماد اور پرانا دوست بھی ہم سے بددل ہے اور اگر ہماری نئی حکومت بھی اسی طرح مذہبی جماعتوں کی یرغمال بنی رہی تو پھر ہم اپنے اس دوست سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے"۔

(روزنامہ "دن" لاہور یکم ستمبر ۲۰۰۰ء)

امت پہ کتنی آج گراں ہوئی حیات
ارزاں بہت ہی خونِ مسلماں ہے۔ اے حضورؐ

☆......☆......☆......☆

جلد کے کینسر اور زخموں اور کیل مہاسوں کے علاج کے لئے
شہد کا استعمال

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں شہد سے متعلق یہ عظیم الشان اعلان فرمایا ہے کہ اس میں بنی نوع انسان کے لئے شفاء ہے۔ چنانچہ ماہرین نے شہد پر جتنی بھی تحقیقات کی ہیں وہ اس قرآنی اعلان کی صداقت پر گواہ ہے۔

شہد پر ریسرچ کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ شہد کی بعض اقسام بعض دوسری قسموں سے زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔ مثلاً آسٹریلیا میں پیدا ہونے والے شہد جس کا نام جیلی بش اور نیوزی لینڈ میں پیدا ہونے والے شہد جس کا نام مانوکا (Manuka) ہے علاج کے لئے بہت ہی مؤثر ہیں۔ مثلاً جن لوگوں کو جلد کا کینسر ہوتا ہے ان کی جلد کے زخموں پر اگر ان اقسام کا شہد ڈریسنگ بنا کر لگایا جائے تو زخم جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح نیوزی لینڈ کے نوجوان طلباء پر تجربہ کیا گیا جن کے چہرہ پر مہاسے اور کیل (Acne) بہت زیادہ تھے۔ ان طلباء کے چہرہ پر شہد کی کریم جب چہرہ کے ایک طرف لگائی گئی تو پتہ چلا کہ جس طرف شہد لگایا گیا تھا اس طرف کی جلد فوراً صاف ہو گئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا احباب جماعت کو شہد کے مختلف طبی استعمالات اور ان کے فوائد سے متعلق تحقیقات کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختلف رنگوں، پھولوں اور جگہوں کے شہد جمع کرکے مختلف بیماریوں کے لئے استعمال کروا کے دیکھے جائیں اور یہ بھی کہ شہد استعمال کرنے کا کیا طریق ہو یعنی خالص یا Dilute کرکے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ "احمدیوں کو چاہئے کہ وہ اس تحقیق کا Synopsis بنائیں اور مجھے بھجوائیں تا کہ میں ان کو گائیڈ کرسکوں"۔ ہمیں امید ہے کہ احباب جماعت اس ارشاد کی روشنی میں اپنے تجربات ضرور بھجوائیں گے۔ مذکورہ بالا تحقیق سے جو احباب استفادہ کریں وہ بھی اپنے تجربات سے ضرور اطلاع دیں۔

وقت کا حقیقی جہاد

جناب حمید اختر صاحب اپنے قابل قدر اور بے لاگ تبصرہ کے بعد رقمطراز ہیں:۔

"ہماری تمام بیماریوں کا واحد حل معیشت کا استحکام ہے۔ ہم ایمانداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ ایٹم بم کا ایک تجربہ کرنے کے بعد ہم نے جو مقاصد حاصل کر لئے ہیں وہ بہت کافی ہیں۔ ہم کون سی سپر پاور ہیں جسے بموں کی تیاری جاری رکھنے کی مجبوری ہے۔ بھوک اور بیماری کی شکار قوم کو بموں کی نہیں روٹی کپڑے اور مکان کی ضرورت ہے۔ جہاں تک جہاد کا معاملہ ہے ہم یہ حدیث پیش کرنے کی جرأت کر رہے ہیں کہ ایک جہاد سے لوٹتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ ہم جہادِ اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ زندگی کرنے کا جہاد، جہاد اکبر ہے۔ اپنے رسول کے اس فرمان کے بعد آیئے ہم جہالت، بے روزگاری، ظلم، ناانصافی اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی غلط تقسیم کے خلاف جہاد (اکبر) کریں کہ ملک بچانے اور اللہ اور اس کے رسول کو خوش کرنے کا یہی واحد راستہ ہے۔ خدائی مخلوق کو آسودہ رکھنا ہی خدا کی رضا ہے"۔

(ایضاً)

خدا کے محبوب خلیفہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے درج ذیل روح پرور اشعار نہایت زریں نصائح اور خالص اسلامی احکام پر مشتمل ہیں اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے تمام ممالک اور قوموں کا امن، ترقی، استحکام اور خوشحالی انہی پر عمل کرنے سے وابستہ ہے اور فقط یہی اور صرف یہی قلعہ محمدی ہے جس سے دجالی اور استعماری طاقتیں پاش پاش ہو سکتی ہیں۔

خیر اندیشِ احباب رہے مدّ نظر
عیب چینی نہ کرو، مفسد و نمام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو
دشمنی ہو نہ محبّانِ محمدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں اُن سے کوئی کام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔